رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا ہی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

۱۰ قادیان ۸ فاروق

ایڈیٹر
وپروپرائٹر
عاجز قاسم علی

رسالہ ۱۹۱۵ء مطابق ۴ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ یوم پنجشنبہ قادیان دارالا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ائد

کی صفات یا اسکے

یہ شریک ہو سکتا ہی ۲ - ملائکہ
سے اپنے بندونکی ہدایت لیلئے ہر ملک

اور ہر قوم میں بھی مبعوث فرماتا رہا ہی اور ہم سب نبیونکی صداقت کے قائل ہیں جن نبیوں یا کتب کا قرآن میں ذکر ہی اُنپر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں انپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں - ۴ - ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں - ۵ - الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہی اور ہمیشہ کھلا رہیگا - خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندونسے کلام کرتا ہے اور کرتا رہیگا - ۶ - ہمارا ایمان ہی کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہی اور یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہی اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں - ۷ - بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہی کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں - اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے - ۸ - ہمارا یقین ہی کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ الخ میں جس کی آمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہی اور جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہی وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور آپکے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں -

۹ - ہمارا یقین ہی کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہی جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کمالات کی جامع ہیں اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپکی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہی مومن بھی نہیں ہو سکتا - پس ہم اس بات کو ہرگز قائل نہیں کہ کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری مانتی پڑتی ہی بلکہ ہمارا یہ یقین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہی لیکن آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک ہی اور یہی ختم نبوت کے معنے ہیں اور یہی وجہ ہی کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نَبِیُّ اللّٰہ کہکر یاد فرمایا ہی جسکے مطابق ہمارا ایمان ہی کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص مسیح موعود نے اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں درجہ نبوت حاصل کیا ہے

۱۰ - ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جن کا اصل نام قرآن کریم کے محاورہ کے مطابق آیات اللہ ہی - اور ہمارا ایمان ہی کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلونکی صداقت کے اثبات کیلئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشانات دکھاتا ہی جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں -

۱۱ - مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ بے باپ

پیدا ہوئے تھے - ۱۲ - مسیح موع
مثیل موسیٰ (رسول کریم) موسیٰ سے
مسیح سے افضل ہی - ۱۴ - مسیح
دوسرے انبیاء کے انکار کرنے

ہدایات

۱ - غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہی - ۲ - غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں - ۳ - غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہی - ۴ - خلیفۂ وقت کی بیعت ضروری ہی - ۵ - ضروریات سلسلہ کیلئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہی - ۶ - سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے -

الفاظ بیعت حضرت خلیفۂ ثانی

میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا - شرک نہیں کروں گا - دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا - اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنیکی کوشش کرتا رہوں گا - قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہونگا - تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کروں گا - جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے انمیں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہوں گا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا -

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۲ بار رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۳ بار - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحفہ گاہ خلافت

خلافت ایوان حضرت مفضل ادامہ اللہ نعم بفضلہ بخیریت ہیں اور آجکل خاص طور پہ ترجمۃ القرآن انگریزی کی طرف توجہ ہے اور آپکی نگرانی میں نظر ثانی ہو کر بغرض طبع مدراس روانہ ہو رہا ہے جسکے چھپوانیکے واسطے مفتی صاحب سلمہ وہاں موجود ہیں۔

اہلبیت رسالت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ بخیریت لاہور سے تشریف لے آئے ہیں اور حضرت میاں شریف احمد صاحب کو ٹلہ رونق افروز ہیں اور حضرت ام المومنین ضلع ناحال پانی پت تشریف رکھتی ہیں باقی تمام خاندان رسالت وخلافت میں خیریت ہے۔

عید بدھ کو ہوگی اتوار ۱۰ر اکتوبر کی شام کو چاند نظر آیا اس حساب سے عید اضحیٰ بدھ ۲۰ر اکتوبر کو ہوگی **ناظرین فاروق کو مبارک ہو** اور فاروق کے لئے بھی اس عید میں قربانی کا خیال رہے کیونکہ اس ہونہار بچے کی پہلی عید ہے اور عیدی تیار ہے جو بذریعہ دی۔ پی ادا ہوگی

مبلغین حسب ارشاد حضرت اولوالعزم میر محمد اسحٰق صاحب فاضل اور عاجز قاسم علی صاحب سیالکوٹ آریوں کے جلسہ پر سیالکوٹ روانہ ہوئے ہیں ناظرین فاروق دعا کامیابی کریں۔ حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب بھی اور مرزا عبدالحق بیگ بھی تشریف لے گئے ہیں

حیات النبی جہاں مثل زینہا مشتہر تھی جن مضامین کا تمامہ ہو وہ یوسف

اخبارات احمدیہ

قاضی عبداللہ صاحب بی اے۔ بی ٹی مبلغ احمدیت بخیریت تمام لندن پہنچگئے تار آگیا ہے الحمدللہ

برما سے حضرت فضل عمر رضہ کے حضور غیر احمدیوں کی طرف سے ایک درخواست آئی ہے کہ حضور اپنے کسی خادم کو وہاں ایک مسجد کی امامت کے لئے منتخب فرما کر بھیجیں درخواست کنندگان کی خواہش ہے کہ ایسا شخص بھیجا جائے جو انگریزی میں تقریر کر سکتا ہو نیز اسی درخواست میں غیر احمدی علماء سے اظہار نفرت کی ہے حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ جلد انتظام ہوگا۔

سیلون سے ہمارے مخلص دوست مسٹر بی ڈبلیو لائی اور مسٹر سی ایچ منٹارا سکریٹریان انجمن احمدیہ کولمبو تمام احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں اور ان کے دل میں تڑپ ہے کہ سیلون میں احمدیت کا سلسلہ وسیع پیمانہ پر ہو۔ انشاء اللہ وہ وقت بھی قریب ہے کہ ہر جگہ مبلغ احمدیت کے ہونگے انجمن احمدیہ سیلون والے اپنا سکول جاری کرنا چاہتے ہیں نیز انکا ارادہ ہے کہ سیلون کی زبان میں حضرت اقدس کی تصانیف کا ترجمہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کے ارادے کو پورا کرے اور انکا حامی ہو

جزائر شرق الہند اور ملایا میں چونکہ مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہے اور احمدیت کا ابھی تک چرچا نہیں۔ اسلئے حضرت اولوالعزم کی توجہ اسطرف ہے کہ احمدی مبلغ اس علاقہ میں بھیجا جاوے اور اس مقصد کے لئے کامیابی کے ساتھ خط وکتابت ہو رہی ہے

دربار اولوالعزم

۵ر اکتوبر ۱۹۱۵ء ایک دوست نے عرض کیا۔ سید محمد حسین شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ حضور نے کشمیر سے ایک خط حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں لکھا جس میں یہ بھی تھا کہ مسیح موعود نے فرمایا تھا میرا یہ لڑکا (محمود) قوم کے لئے ابتلاء کا موجب ہوگا۔

KHILAFAT LIBRARY

فرمایا۔ جب انسان حق کی مخالفت کرتا ہے تو پھر ایسا بیباک ہو جاتا ہے کہ خلاف واقعہ بات کہنے سے نہیں جھجکتا۔ میں نے ہرگز ایسا نہیں لکھا اور نہ حضرت مسیح موعود سے اس بارے میں کچھ سنا وہ تو یہ بات ہے کہ ان لوگوں نے خلافت کے خلاف فتنہ اٹھایا پھر مسجد مبارک کی چھت پر دوبارہ بیعت کی اور حضرت مولوی صاحب سمجھے کہ یہ فتنہ دب گیا۔ میں نے کشمیر میں خواب دیکھا کہ کچھ لوگ ترکی ٹوپی پہنے گویا مسلمانوں کی صورت میں ہیں اور گورنمنٹ کے خلاف کچھ باتیں کرتے ہیں۔ میں نے ان کو سمجھایا تب ایک شخص اٹھا جس کا نام محمد علی تھا اس نے پہلے تقریر کی تمہید میں ایسی بات کی جیسے میری تائید کرنے لگا۔ پھر یکدم میری مخالفت میں گورنمنٹ کے خلاف تقریر کرنے لگا تب میں نے اسکی تردید چاہی کچھ ہنگامہ معلوم ہوا اور بعض لوگ اٹھکر چلے گئے۔ اور میں نے تقریر شروع کی اور گورنمنٹ کے حقوق سمجھائے۔ اور ان سب کی تردید کی جو مخالفانہ خیال رکھتے تھے۔ اس رؤیا کی بنا پر میں نے لکھا کہ فتنہ خلافت کے خلاف ابھی باقی معلوم ہوتا ہے حضور (مولوی صاحب) دعا فرمائیں۔ کہ قوم بڑے ابتلاء سے بچی ہے پھر میں نے یہ بھی لکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے مسجد کی دیوار پر میرا نام محمود لکھا ہوا دیکھا جو سرخ حروف میں تھا۔ چونکہ سرخ حروف میں تھا۔ اور سرخ جھگڑے کی طرف اشارہ کرتا ہے اسلئے دعا کی جاوے۔

(ابتلا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود بھی تھا اور مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ابتلاء تو یہی ہے جس سے کسی کے مخفی خیالات اور حالات کا اظہار ہو جائے آنحضرت صلعم کے وقت جس قدر لوگوں کے اندر خبث وشرارت وکفر نہاں تھا۔ ظاہر ہو گیا پھر مسیح موعود کے وقت ایسا ہی ہوا۔ اسی طرح سیدنا محمود کے وقت ہوا۔ راقم)

۶ر اکتوبر ۱۹۱۵ء۔ ڈاک کے وقت خلیفہ رشید الدین صاحب نے فرمایا۔ یہاں کوئی محمد عبداللہ سنوری ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا حضور اسکے متعلق کوئی ارشاد ہے؟ فرمایا۔ رات خواب میں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمنے کہا محمد عبداللہ کا وظیفہ لگا دیا جاوے مدرسہ سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ لڑکا یہاں سے چلا گیا ہے اتنے میں ڈاک سے ایک کارڈ نکلا جس میں محمد صدیق صاحب نے لاہور سے لکھا تھا کہ محمد عبداللہ یہاں ہے قادیان سے بیماری اور خرچ کی کمی کی وجہ سے چلا آیا ہے یوں وہ رؤیا ہمارے دیکھتے دیکھتے پورا ہوا۔

۷ر اکتوبر ۱۹۱۵ء۔ بعد از نماز ظہر۔ ایک دوست نے عرض کیا حضور اب تو مولوی محمد علی صاحب کھلی کھلی گالیوں پر اتر آئے ہیں اور حضور کو بہت کچھ سخت سست لکھا ہے۔

فرمایا۔ میں تو ان لوگوں کی گالیوں پر ناراض نہیں ہوتا۔ بلکہ مجھے تو اکثر اوقات رحم آتا ہے کہ ان بیچاروں کے پاس کوئی دلیل نہیں رہی اسلئے وہ گالیاں نکالنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

۲۔ فرمایا۔ مجھ پر الزام دیتے ہیں کہ مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق حضرت صاحب کو قرار دیتے ہیں۔ اور بعض دوسرے دوست بعض ایسی آیات کا مصداق حضرت اقدس کو قرار دے رہے ہیں کہ وہ حضرت اقدس نے بھی ذکر نہیں کیں حالانکہ بائبل کی بیسیوں پیشگوئیاں ہیں جو ہماری طرف سے اور دوسرے تمام مسلمانوں اور خود ان معترضوں کی طرف سے پیش کیجاتی ہیں۔ اور وہ نبی کریم صلعم نے خود اپنے پر چسپاں نہیں فرمائیں پس اگر کوئی پیشگوئی حضرت اقدس نے اپنے پر نہیں لگائی تو اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ اب وہ پیشگوئیاں آپکے حق میں نہیں دیکھو کئی دلیلیں ہیں جو احمدیوں کی طرف سے دیجاتی ہیں حالانکہ حضرت اقدس نے وہ دلیلیں نہیں دیں اور احمد کی پیشگوئی تو ایسی ہے کہ خود حضور نے ازالہ اوہام میں اپنے آپکو اسکا مصداق ٹھہرایا پھر حضرت خلیفہ اول رضہ نے اسپر بہت زور دیا اور کئی مجالس میں اسکا کھلا کھلا ذکر فرمایا انکے شاگرد صفیہ شہادتیں دے سکتے ہیں۔ میں نے تو اس معاملہ میں اولاً حضرت مولوی صاحب سے مباحثہ کیا اور بعد میں اسکے متعلق میرا شرح صدر ہوا۔ کیا کوئی یہ ثابت کر سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام احمد تھا مگر مسیح موعود نے اپنا ذاتی نام احمد لکھا ہے دیکھو کئی کتابوں میں صرف اپنا احمد ہی نام لکھا ہے

۳۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے عرض کیا حضور علیہ السلام نے اس زمانہ میں جبکہ وطن اور ریویو کا جھگڑا ہو رہا تھا اور خواجہ صاحب ریویو کو وطن پر قربان کرنے پر تلے ہوئے تھے مولوی محمد علی صاحب کو اسی چھوٹی مسجد میں تشریف لا کر فرمایا کہ خواجہ صاحب کو خط لکھدو کہ وہ بہت توبہ استغفار کریں اور قربانی بھی دیں مجھے انکی نسبت سخت منذر رؤیا ہوئے ہیں جس سے انکے ایمان کا بھی خطرہ ہے اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رؤیا مکھوایا بھی جو یہ تھا کہ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں اور مولوی نورالدین صاحب رضہ اس مسجد میں ایک تخت پر بیٹھے ہیں اور خواجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاروق قادیان

مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۱۵ء

موجودہ جنگ یورپ اور ہمارا فرض!

جنگوں کے مقاصد

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں بلکہ جب سے انسانی سوسائٹی منعقد ہوئی ہے اس وقت سے جنگوں کا سلسلہ اسکے ساتھ چلا آیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ جنگ مختلف اغراض سے ہوتے رہے اور ہوتے ہیں خلق خدا کو نفع پہنچانے کے لئے بھی جنگ ہوتے رہے۔ اور نفسانی اغراض سے بھی کئے جاتے رہے۔ مذہبی جنگ بھی ہوئے اور ملک گیری کے واسطے بھی۔ موسوی مذہب کے پھیلانے والوں کی عادت رہی ہے کہ جہاں کہیں وہ موقعہ پاتے اپنے دین کی خاطر جنگ کرتے کبھی دین پھیلانے کے لئے اور کبھی اپنے دین وعزت کے بچانے کے لئے انکو میدان میں آنا پڑتا تھا۔ لیکن مثیل موسیٰ حضرت سرور انبیاء شفیع المذنبین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام دنیا کے لئے ہادی و رہنما مقرر ہوئے تھے اور جنکو ہر ایک قوم کے ساتھ تعلق و واسطہ تھا۔ وہ جس دین کو لائے۔ اسنے دین پھیلانے کے لئے خونریزی کو غیر ضروری قرار دیا اور اس سے بہت احتراز کیا۔ البتہ مدافعت کے لئے جنگ کو جائز کہا چنانچہ بدنام شدہ اصطلاح جہاد کے مسلمہ اسباب و محرکات مدافعت اور حفاظت خود اختیاری کے سوا اور کچھ نہیں۔

موجودہ جنگ

اس زمانہ میں بھی جنگ تو عموماً انہی اغراض کے لئے ہوتے ہیں۔ لیکن آجکل جو جنگ یوروپ چھڑی ہوئی ہے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل نرالی ہے۔

ایک طرف تو جرمنی نے بعض امور کو بطور بہانہ سامنے رکھکر محض ملک گیری کی نیت سے دنیا کو تھلکہ میں ڈال رکھا ہے اور دوسری جانب ہماری گورنمنٹ خلق خدا کی جانیں بچانے اور امن قائم رکھنے اور فتنہ و فساد کو فرو کرنے کے لئے ہمدردی نوع انسان کی خاطر اس فطر عظیم میں مبتلا ہو رہی ہے۔

جرمنی نے جن اغراض و مقاصد پر اس جنگ کی طرح ڈالی ہے وہ اسقدر مشہور ہو چکی ہیں کہ اب انکے بیان کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ جیسا کہ معتبر انگریزی اخبارات سے ظاہر ہے کہ وہ کسی اعلیٰ مقصد اور نوع انسان کی بہبودی کی غرض سے جنگ نہیں کر رہا۔ جرمنی کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ خدا کی مخلوق تباہ ہوتی ہے یا بچتی ہے وہ تو ملک گیری کے نشہ میں سرشار ہو کر اندھا دھند چلتا چلا جا رہا ہے۔ اس جنگ کی ابتدا بھی جرمن ہی نے کی ہے وہ چالیس سال سے جنگ کی تیاری کر رہا تھا۔ اس نے اپنے ملک میں طرح طرح کے آلات حرب کے کارخانے زور شور سے جاری کر رکھے تھے اور مخفی طور پر تمام آمدنی کو اسی کام پر خرچ کرتا رہا۔ اندر ہی اندر ایسے سامان طیار کر کے مخفی کرتا رہا کہ جن سے کسی کو اطلاع تک نہ ہونے دی۔ روپیہ بھی مختلف ذرائع سے فراہم کرتا رہا۔ نہ صرف ایک کروڑ کے قریب فوج ہی طیار کر رکھی تھی۔ بلکہ تمام ملک کو جنگی خدمت جبراً کرنے پر مجبور کر کے سپاہی بنا رکھا۔ اگرچہ بحری سامان کی اسکو چنداں ضرورت بھی نہ تھی لیکن وہ بھی کثرت کے ساتھ تیار کرا لیا۔ بیشمار سامان بحری کے پرزے بنوا کر کارخانوں میں چھپا رکھے کہ وقت ضرورت پر انکو فوراً جوڑ کر کام میں لے آئے۔ یہ تمام باتیں وہ اسلئے کرتا رہا کہ موقعہ پا کر کسی حیلہ بہانہ سے ساری دنیا میں جنگ کی آگ سلگا دے اور دوسروں کو اسکی تیاری کا پتہ بھی نہ لگے۔ اور یہی وجہ تھی کہ دوسرے ملوک اسکی طاقت کا نہایت قلیل اندازہ لگاتے رہے اسکی اتنی تیاری تو بہانہ کی تاک میں تھی۔ اور اب اسکو ایک بہانہ ہاتھ آگیا جس کی آڑ میں تمام دنیا میں جنگ کی آگ پھیلا دی۔

ہماری گورنمنٹ

یہ ظاہر اور مسلم بات ہے کہ جسقدر قیمتی اور آباد ملک اللہ تعالےٰ نے ہماری گورنمنٹ کو عطا کئے ہوئے ہیں وہ کسی دوسرے بادشاہ اور قوم کو نصیب نہیں۔ اسقدر وسیع ملک کا انعام خاص خوبی اور فضیلت کی وجہ سے ہے گو اس پہلو سے بہت سی فضیلتیں شمار ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہاں جو بات خاص طور پر غور کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے حکام حصول ملک میں ان تدابیر سے کام کرتے ہیں کہ جن سے جہانتک ممکن ہو سکے انسانی قربانی نہ ہونے پائے۔ سرزمین تباہ نہ ہو ملک ویران نہ ہوں صرف تدابیر سیاسی سے مخالف مات ہو کر قبضہ میں آتے جائیں۔

پھر اہل الرائے کا اتفاق ہے کہ یہ لوگ ملک گیری بھی اسلئے نہیں کرتے کہ صرف سلطنت پھیلے۔ بلکہ جس قوم کے ملک کو فتح کرتے ہیں اس قوم اور ملک کو کیمیا بنا دیتے ہیں نئی تہذیب اور نئے علوم کی روشنی سے قوموں کو مہذب اور منور کر دیتے ہیں پرانے خیالات اور جاہلانہ مذہبی عقائد کے مٹانے میں ایک ایسی باریک تدابیر سے کوشاں رہتے ہیں کہ وہ تمام جہالت انکی کوششوں سے کافور ہو جاتی ہے اور انسان میں اپنے ان حقوق کی سمجھ پیدا کر دیتے ہیں۔ جو انسانیت کی مقتضاء ہے۔ جس سے وہ پھر آسائش اور امن کی زندگی بسر کرنے کے لئے تیار ہو کر اپنے ذرائع اور وسائل آمدنی کو بے دریغ خرچ کرنے کی جرأت کرنے لگتا ہے۔ جو لوگ انکی تہذیب اور روشنی سے جتنا جتنا بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ اُنمیں اسی نسبت سے خرچ کرنے کی جرأت اور تمام آزادی اور حریت پیدا ہوتی جاتی ہے اور دنیاوی ترقی کرنے اور بڑھنے کے لئے جد و جہد کرنے کی خواہش اور صنعت و حرفت میں ترقی کرنے کا عام میلان ایسے زور سے پیدا ہوتا ہے کہ جس کی نظیر دوسرے زمانوں میں نظر نہیں آتی۔ اور ایسی ہر قسم کی ترقی کے لئے سامان سہولت بہم پہنچانے میں اراکین دولت برطانیہ بڑی وسعت قلبی سے کام لیتے ہیں۔ اور یہ ان کے تمام ممالک محروسہ کے دیکھنے سے ثابت ہو سکتا ہے

گذشتہ اور موجودہ حکومت

پہلے اپنے پنجاب ہی کو دیکھ لو اسمیں شک نہیں کہ سرکار انگریزی سے پہلے اس ملک کی حکومت ایک ایسے ملکی بادشاہ کے ہاتھ میں تھی جو اسی ملک کے ایک قصبہ میں پیدا ہوا تھا۔ اس حکومت کا جو اثر ہمارے اذہان اور ہمارے قومی اور ہمارے اعزاز اور ہمارے اخلاق اور ہمارے دین و خیر پر ہوا تھا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پھر ملک کی آبادی کی رونق بڑھانے میں اسکے کارنامے بھی فراموش نہیں ہوئے۔ ہمارا مقصد نہ کسی کی مذمت ہے اور نہ کسی کو برائی سے یاد کرنا ہمارے عقیدہ میں داخل لیکن چونکہ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ نوع انسان کی ہمدردی کے لئے جب اللہ تعالےٰ ایک قوم کے ہاتھ سے سلطنت لیکر دوسری قوم کے ہاتھ میں دیتا ہے۔ تو یہ ضرور ہوتا ہے کہ ان دونوں قوموں میں کچھ فرق اور امتیاز ہے۔ اور اس فرق اور امتیاز دکھلانے والے امور کا بیان کرنا اور دونوں کے زمانوں کے حالات کا موازنہ اور مقابلہ کرنا مذمت میں داخل نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن میں اسجگہ مقابلہ و موازنہ کے پہلو کو بھی اختیار نہیں کرتا کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی صاحب اسکو ناپسند کریں۔ میں صرف ان چند محاسن اور فیوض کو بطور نمونہ از خروارے بیان کر دیتا ہوں۔ جو حکومت برطانیہ کے ظل عاطفت میں آنے سے ہم پر مبذول ہوئے اور جن کے لئے ہم گورنمنٹ عالیہ کے ممنون اور دل و جان سے شکر گذار ہیں۔

گورنمنٹ انگریزی کے احسانات

یہ بالکل سچ ہے کہ اسلام نے ہم کو اعلیٰ درجہ کی تہذیب سکھلائی اور دنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھر کا معلم بننے کا فخر عطا کیا تھا۔ لیکن آپ ذرا خود ہی غور کریں۔ کہ آپ نے کسطرح اس عطیہ الٰہی کی ناقدری کی تھی اور سکھوں کے زمانہ میں آپکی کیسی حالت ہو گئی تھی۔ آپ کے اُس گم شدہ جوہر کو اگرچہ مکمل صورت میں نہ سہی۔ لیکن تاہم کسی نہ کسی حالت میں نہایت کوشش اور ہمت کے ساتھ آپ تک انہوں نے پھر پہنچایا۔ آپ علوم و تہذیب کے قیمتی گوہروں کو ایسا کھو بیٹھے تھے کہ گویا کبھی آپکا ان سے واسطہ ہوا ہی نہ تھا۔ آپ ان سے اور وہ آپ سے اجنبی ہو چکے تھے۔ لیکن اہل برطانیہ ہی اس احسان کی مشکوری کا حق رکھتے ہیں کہ انہوں نے نہایت محبت سے آپکو جگایا بیدار کیا اور بڑے لطف سے جو کچھ انکو ملا۔ آپ تک پہنچایا۔ اور اس سے متمتع ہونیکے لئے جتنے سامان وہ اپنی سمجھ اور طاقت سے بہم پہنچا سکتے تھے وہ سب بید ریغ بہم پہنچائے آپکے رستے سے سب رکاوٹیں دور کر دیں۔ تمام آڑیں ہٹا دیں۔ آپکو بیجا پابندیوں سے چھڑا دیا۔ گو بقول بعض وہ اس پہلو سے بھی اپنے سیاسی مفاد کو حاصل کرتے ہوں لیکن آپکو یہ دیکھنا ہے کہ آپکو ان امور سے فائدہ پہنچا ہے یا نہیں؟ اگر پہنچا ہے اور یقیناً پہنچا ہے۔ تو پھر تقاضاء شرافت و انسانیت یہی ہے کہ آپ کو بیحد مشکور ہونا چاہیئے۔

ان امور کے حصول کے لئے سب سے پہلے آپکے لئے امن عامہ کے نہایت وسیع سامان پیدا کئے۔ اور اپنی جانوں اور مالوں کو خطرے میں ڈالکر آپکے لئے امن قائم کیا۔ آپ بدامنی اور بیچینی کے زمانوں کو سُن اور دیکھ چکے ہیں۔ آج سے ستر برس پہلے اس ملک کی حالت کیا تھی؟ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے۔ اسکا بیان ایک ایسا قصہ جانگداز ہوگا جس سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اُسوقت مسلمان ایک ملکی جہلخانہ میں داخل تھے نہ انکو اپنے دینی فرائض ادا کرنے میں آزادی حاصل تھی اور نہ ہی ان کی قومیت کا کوئی وقار قائم تھا۔ ان کے معبد ویران مساجد غیر آباد مکاتب بے چراغ اور عزت پامال تھی۔ عزت جائدادیں اموال سب غصب ہو کر ان کو مفلس اور مفلوک الحال کر رکھا تھا اور مظلوم حیوانوں کی طرح انکی زندگی بسر ہوتی تھی۔ مسلمان جو بزم عالم کے فروزاں شمع کے باقی یادگار تھے انکے حلقہ قومیت میں رونق اسلامی مفقود ہو گئی تھی۔ اور وہ ہر ایک ذلت و نکبت کے مجسم مظہر بنے ہوئے تھے یہ حال تو ایک سلطنت کے ماتحت رہکر تھا پھر طوائف الملوکی تو اس سے بھی بدتر ہے۔ آپ خود ہی طوائف الملوکی کے کسی ملک یا کسی ایسے علاقہ کا حال اپنے سامنے رکھکر اندازہ کر لیں کہ جہاں کبھی امن قائم نہیں ہو سکا۔ پھر آپ اس بیمثل امن اور عدل کی قیمت کا اندازہ لگائیں۔ جو حکومت برطانیہ نے یہاں پہنچکر آپکے لئے قائم کیا۔ بیشک وہ امن جو آپ کو اس گورنمنٹ کی برکت سے نصیب ہو رہا ہے وہ نہایت ہی قیمتی ہے۔ اس امن کی بدولت آپ تسلیم کرتے ہیں کہ (۱) آپکی جانیں ہر بلا اور خطرے سے محفوظ ہیں (۲) آپکی جائدادیں اور املاک اور اموال محفوظ ہیں (۳) آپکی عزتیں اور شہرتیں محفوظ ہیں (۴) آپ اپنے پیشوں اور کاموں کو نہایت آزادی سے کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور آپکی تحصیلات محفوظ ہیں (۵) آپ ہر قسم کے شریفانہ کاروبار کو جتنا بڑھانا چاہیں اس امن کے طفیل بڑھا سکتے ہیں حکومت آپکے کاموں کو بڑھانے میں ہر قسم کی مدد کرتی ہے (۶) اسی امن کے طفیل آپ اپنے جنگلوں کو آباد کر کے مالا مال ہو رہے ہیں (۷) اسی امن کے طفیل آپ سیاحتوں کے گوناگون منافعات سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں (۸) اسی امن کے طفیل آپ تعلیم و تحصیل میں بلا خوف کسی رکاوٹ کے ترقی کر کے اپنے آپکو دنیا کی تمدن اور لائق اقوام کی ہمسری کا مدعی بنا رہے ہیں۔ پس آپکا مذہبی اور انسانی فرض ہے کہ آپ نمائشی نہیں بلکہ حقیقی طور پر گورنمنٹ برطانیہ کے سچے شکرگذار اور ممنون احسان ہو کر اسکے نیک بدلہ دینے میں اپنی ہمت و وسعت کے مطابق ہمیشہ تیار رہیں۔ تاکہ خدا آپ سے راضی ہو۔ (۹) دیکھو گورنمنٹ نے آپکی مدد کے لئے نہریں۔ ریلیں۔ تاریں۔ ڈاکخانے شفاخانے۔ چھاپے خانے وغیرہ ایسے خادم کے ہوئے ہیں۔ کہ جو آپکی ویران زمینوں کو گلزار زرخیز سبزہ زار بنانے اور آپکے مال تجارتی کی نہایت ارزاں اور محفوظ اور آسان نرخوں پر جہاں چاہیں وہاں پہنچانے اور آپکے سفر و سیاحت میں ہر طرح کی سہولت بہم پہنچاتے اور دور بیٹھے ہی ایک دوسرے کی خبر حاصل کرنے اور تجارتی رابطہ و تعلق و خط و کتابت آسان کرنے اور آپکی صحت کے قائم رکھنے کیلئے ہر وقت طیار رہتے ہیں (۱۰) سڑکیں ایسی عمارگی کے ساتھ بنائی گئی ہیں کہ آپ نہایت خوشگوار سرسبز درختوں کے سایہ میں صاف اور بے خطر سڑکوں پر ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پیادہ پا ہی چلے جائیں تو ایک کانٹا آپکو چبھنے نہیں پاتا۔ غرض اسی طرح اگر شمار کرنے لگیں تو گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات کی فہرست جو بہت طویل ہے گنتے گنتے تھک جائیں مگر وہ ختم نہ ہونے پائیں۔ لیکن سب سے بڑی بات جو آپکے لئے نہایت ہی قابل قدر ہے وہ یہ ہے کہ

آزادی مذہب

آپکے دین کی اشاعت کے لئے آپکو پوری آزادی دے رکھی ہے پہلے تو آپ کو ان قیدوں سے رہائی ولائی۔ جنمیں مُبتلا ہونے کی وجہ سے آپ اپنے دینی فرائض کو ادا بھی نہیں کر سکتے تھے فرائض تو کجا فرائض کو ادا کرنے کی آواز بھی دوسروں کو نہیں سنا سکتے تھے نمازوں کے ادا کرنے میں بہت رکاوٹیں تھیں۔ آپکے حقوق انسانیت سب پامال تھے مسجدیں ویران تھیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کے آنے سے آپ پر یہ احسان کا دروازہ کھل گیا۔ کہ ان تمام مصیبتوں سے آپکو چھٹکارا مل گیا اور پوری مذہبی آزادی حاصل ہو گئی الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ ایک سچے مسلمان کو مذہب کیسا عزیز ہے۔ مذہب کی قیمت اسکے نزدیک جان و مال اور تمام دنیاوی اعزاز اور دنیا و مافیہا سے بہت زیادہ ہے۔ آپکی ایسی عزیز چیز کو ہلاکت و خطرے سے بچانا اور آپ کو اسکے سنبھالنے کی ہوش دلانا اور آپ کو جگا کر خبردار ہونے کے اسباب کا مہیا کر دینا کیا کچھ کم قدر کی چیز ہے؟ پھر آپکو ایسی پوری آزادی کا حاصل ہونا کہ آپ اپنے مذہب کو پھیلائیں۔ غیروں کو اسکی خوبیاں سنائیں تبلیغ کریں مسلمان بنائیں کوئی مخالفت کوئی رکاوٹ نہیں۔ کیا یہ ایسا عظیم الشان احسان نہیں کہ جس کی واقعی قدر کرنا اپکا مذہبی اور انسانی فرض ہے؟ یہ کیسی خوبی ہے کہ آپ اس حکومت کے ارکین کو اپنے دین کی کھلے طور پر تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اور کسی طبقے اور قوم کے انسان کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے کوئی تکلیف نہیں پہنچائی جاتی اور کسی ابتلاء میں نہیں ڈالا جاتا۔ بیسیوں انگریز مسلمان ہو رہے ہیں کوئی نہیں روکتا۔ اور نہ کوئی ان کو بُرا کہتا ہے اور نہ ہی انکو مسلمان بنانے والوں کے سامنے کوئی رکاوٹ ڈالی جاتی ہے اسمیں شک نہیں کہ یہ حکومت عیسائی مذہب رکھتا ہے۔ لیکن یہ کیسی فراخ حوصلگی ہے کہ اپنے مذہب کو بھی قانونی طور پر وہی حقوق دیئے ہوئے ہیں۔ جو دوسرے مذہبوں کو دے رکھے ہیں قانوناً کوئی خاص حق عیسائی مذہب کو حاصل نہیں۔

جرمن کی کم ظرفی

جو حالات ہمکو جرمن کے پہنچے ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ وہ ایسی فراخ حوصلگی دکھلانے اور مذہبی آزادی دینے کا بالکل روادار نہیں ہمارے بعض دوست برٹش ایسٹ افریقہ میں ذمہ وار عہدوں پر ممتاز ہیں۔ جرمن ایسٹ افریقہ کا علاقہ انکے متصل ہے۔ ایک صاحب نے ایک واقعہ سنایا۔ کہ جرمن افریقہ کے علاقہ میں کسی مسلمان کو اجازت نہیں کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکے ایک دفعہ ایک مولوی نے کسی افریقی آدمی کو مسلمان کیا تھا تو حاکم شہر نے اس مولوی کو جرمنی علاقہ سے نکالدیا۔ کیا یہ جرمن کی کم ظرفی کی دلیل نہیں۔

اسلامی حکومتوں کے حالات

ہمیں جرمن کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ ایسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسائش اور آزادی مسلمانوں کو اسلامی حکومتوں میں بھی حاصل نہیں پہلے مسلمانوں کی سب سے آزاد یورپین حکومت ٹرکی کی طرف ہی دیکھ لو کہ ان کے بعضے شہروں میں کسی مسلمان کو شارع عام پر تبلیغ اسلام کرنیکا حق نہیں۔ اور عیسائیوں کو حق ہے کہ وہ تبلیغ دین مسیحی کی کریں۔ مسلمانوں کی حکومتیں بھی اپنے عقائد میں ایسی محدود ہیں کہ اپنے عقیدہ کے مخالف فرقے کے مسلمانوں کو اپنے ملک میں تبلیغ کی اجازت دینا تو درکنار انکا وہاں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اب دیکھتے ہیں کہ ہم احمدی لوگ برٹش حکومت کے ماتحت پانچ لاکھ کی تعداد میں ہیں اور ہم خدا کے فضل سے روز افزوں ترقی کر رہے ہیں لیکن نہ تو ہماری ترقی میں کوئی رکاوٹ حکومت کی طرف سے ہے۔ اور نہ ہی کبھی ہمارے کسی فرد کو کسی قسم کی تکلیف گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے اس بنا پر ملی ہے کہ وہ احمدی ہے حکومت برطانیہ کے باہر ایک اسلامی گورنمنٹ میں ہمارے سلسلہ کے دو نامور بزرگ محض دینی اختلاف اور احمدی ہونے کی وجہ سے شہید ہو چکے ہیں لیکن دولت برطانیہ کیسی بابرکت ہے کہ اس میں کسی شخص کو اس لحاظ سے کوئی تکلیف نہیں دی جاتی کہ وہ احمدی ہو گیا ہے پس اس حکومت کے اتنے احسانات ہیں کہ آپ انکو شمار نہیں کر سکتے لوگو بنکارگ وریشہ انکے احسانات کا ممنون ہے اسلئے اس مضمون کے نمبر دوم میں جنگ کے متعلق ہمارا جو فرض ہے اسکا ہم انشاء اللہ ذکر کرینگے۔ فانتظروا

قواعد وضوابط اخبار

اخبار "فاروق" ہر جمعرات کو دارالامان سے نکلتا ہے۔ اس کا چندہ پیشگی لیا جاتا ہے اسمیں مخالفین اسلام وسلسلہ احمدیہ کے اندرونی دشمنوں کے اعتراضات کے معقول دلائل لیکن دندان شکن جواب دیئے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کی وفاداری اور شکریہ احسانات برطانیہ کا اظہار اسکا فرض منصبی ہے۔ تختگاہ خلافت وسلسلہ کی خبریں اور حضرت اولو العزم خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ڈائری بیرونجات کے احباب کو پہنچانے کا یہ ذمہ وار ہے اسکا چندہ سالانہ نہایت قلیل ہے۔ تاکہ ہر طبقہ کے احمدی احباب خرید سکیں یعنی صرف تین روپیہ مع محصول ڈاک ہندوستان سے باہر ہر خریدار جو خریدار صدود انڈیا کے اندر ایسے ہوں کہ وہ بکمشت تین روپے چندہ ادا نہ کر سکیں انکی سہولت کے لئے یہ رعایت کر دی ہے کہ وہ چار چار ماہ کا چندہ ایک ایک روپیہ کر کے ادا کر دیا کریں۔ اس طرح تین روپیہ سال بھر میں تین دفعہ باقساط وصول کر لئے جائینگے ایسے خریداروں کو دفتر فاروق میں اطلاعی کارڈ بھیجدینا چاہئے تاکہ انکو تمام سامان چندہ کا دی۔ پی نہ کیا جائے۔ بغیر اطلاع سالم چندہ بکمشت وصول ہوگا

مختصر نوٹ

جرمن آبدوز کشتیوں کی ناکامی

جرمن آبدوز کشتیوں کے محکمہ میں خوف ومایوسی پھیل گئی ہے ۶۰ یا ۷۰ آب دوز کشتیاں غرق یا گرفتار کیجا چکی ہیں اور کہ جرمنی بھی برطانیہ کی اس شاندار فتح سے انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اس خوفناک نقصان کے متعلق جرمنی میں تمام خبر دبائی جاتی ہیں۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے انکشاف پر بہت سنسنی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

جرمن خندقوں کی تباہی

پیٹروگریڈ ایک اعلان مظہر ہے کہ علاقہ ڈوئنسک میں توپ خانے کی لڑائی لگاتار ہوتی رہی ہے روسیوں نے ڈوئنسک اور ولنا کے درمیان مقام پر سٹاری پر جرمن خندقیں تباہ کر دیں اور جرمنوں کو جھیل نارونش کے جنوب کی طرف بھگا دیا۔ اور انکا تعاقب کر کے مسمورگون کے شمال میں تین گاؤں پر قبضہ کر لیا۔

یونانی وزارت مستعفی

مسٹر وینزیلاس آج شاہ کے سامنے حاضر ہوا۔ شاہ یونان نے اسے مطلع کیا کہ وہ وزارت کی تمام پالیسی کی پیروی نہیں کر سکتا۔ اسپر مسٹر وینزیلاس نے اپنا استعفےٰ داخل کر دیا۔ شاہ کانسٹیٹائن نے وزارت کا استعفےٰ منظور کر لیا ہے۔

سابق وزراء کے ساتھ بادشاہ نے مشورہ کر کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسٹر وینزیلاس کو شامل کئے مسٹر ڈیامس کے ماتحت ایک وزارت بنائی جائے۔

مسٹر ڈیامس نے وزارت بنانے کا کام منظور کر لیا ہے اس وزارت میں مخالف پارٹی کے لیڈران بھی شامل ہونگے وینزیلاس کا استعفا واقعات کو بدل نہیں سکتا اتحادیوں کی فوج کا خشکی پر اترنا جاری رہے گا۔ لوگوں نے فرانسیسی اور برٹش افواج کا بڑا پرتپاک استقبال کیا ہے۔

بلغاریہ برسر جنگ

بلغاریہ نے روسی مطالبات کے پورا کرنے سے انکار کر دیا ہے اور سرویہ کو مقدونیہ کے متعلق الٹی میٹم دیدیا ہے۔ اور ۴۸ گھنٹے میں جواب طلب کیا ہے۔

روسی وزیر نے ڈاکٹر ریڈوسلادوف کو سیاسی تعلقات کے انقطاع کے متعلق مطلع کر دیا ہے ڈپچ سفیر نے روسی مفاد کی نگہداشت کا چارج لے لیا ہے۔

روسی برطانوی فرانسیسی اور اطالوی وزراء نے پروانجات راہداری طلب کئے ہیں۔

سروین سفیر مقیم صوفیہ نے بھی کل صبح اپنے لئے پروانہ راہداری طلب کیا ہے۔

روسی وزیر صوفیہ سے روانہ ہو گیا ہے۔

آسٹروی وجرمن کثیر تعداد افواج جو روس اور گلیشیا کے میدان ہائے جنگ سے بلالی گئی ہیں ٹرمینلونیا کی راہ جنوبی ہنگری کو جا رہی ہے تاکہ سرویا کے خلاف چڑھائی میں شامل ہوں۔

انگریزی سپاہ کو نمایاں فتح

دجلہ کی برٹش سپاہ نے قط العمارہ کے مشرق میں سات میل کے فاصلہ پر ترکوں پر بمقام سن حملہ کیا جس میں پوری کامیابی ہوئی۔ انگریزی لشکر دریائے دجلہ کو عبور کرنے کے بعد شبانہ کوچ سے ترکی مورچوں پر پہنچ گیا اور باوجود سخت مزاحمت کے ترکوں کو وہاں سے خارج کر دیا ترک حسب معمول نہایت بہادری سے لڑے اور انہیں کے بعد دیگرے خندقوں سے سخت لڑائی کے بعد نکالا گیا کئی سو قیدی بہت سی توپیں۔ رائفلیں اور سامان جنگ حملہ آوروں کے ہاتھ آیا۔ جنگ دوسرے روز بھی جاری رہی آخر ترکوں کو سخت شکست ہوئی۔ اور ان کے راہ فرار اختیار کرنے پر انگریزی لشکر نے تعاقب بھی کیا

ہندو یونیورسٹی بل پاس ہو گیا

آخر گذشتہ شکرواز کو والسرائے کونسل میں ہندو یونیورسٹی کا بل پیش ہوتے ہی پاس ہو گیا۔ سر ہارکورٹ بٹلر وزیر تعلیم ہند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر مسودہ قانون پر جس شکل وصورت میں کہ وہ پیش کیا گیا ہے مخالفانہ بحث کی گئی یا اس میں ترمیم وتبدیلی کرنے والے ریزولیوشن پیش کئے گئے تو یہ بل واپس کر لیا جائے گا اور اگر یہ بل اب واپس کر لیا گیا تو ممکن ہے کہ پھر ایک عرصہ دراز تک کونسل نئے اصولوں کی بنا پر کوئی دوسرا بل ہندو یونیورسٹی کے متعلق منظور کرنے کے قابل نہ ہو سکے۔ بل بغیر کسی بحث وغیرہ کے پاس ہو گیا۔ اسکے ساتھ ہی گورنمنٹ نے یہ بھی اعلان کر دیا۔ کہ وہ ہندو یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ کی گرانقدر رقم ہر سال بطور گرانٹ دیا کرے گی۔ اب دیکھئے مسلم یونیورسٹی کے بارے میں کیا ہوتا ہے۔

برٹش سلطنت کی عظمت

پیسہ اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ باوجود ۳ لاکھ پونڈ روزانہ خرچ جنگ ہونے کے کاروبار سلطنت بدستور انجام پا رہے ہیں اور کوئی گورنمنٹ ہوتی تو ضرور باقی سب کام بند کر دیتی مگر برٹش گورنمنٹ کی عظمت ہے کہ برابر اور کام بھی چلائے جا رہے ہیں۔ نہروں کی تیاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیاری و ایزادی - مثلاً نہر اپر جہلم و لوئر چناب و لوئر باری دوآب کروڑوں کے خرچ سے جاری ہے - پرانی نہروں کی درستی و ترقی پر برابر روپیہ خرچ ہو رہا ہے - سیالکوٹ سے شاہدرہ لائن ریلوے لیسر در قلعہ سوبھا سنگھ تک تیار ہو گئی - باقی تیار ہو رہی ہے اور بھی کئی ریلوے لائنیں تیار ہو رہی ہیں اور پرانی ریلوے میں ترقی ہو رہی ہے - پختہ سڑک تاندلیانوالہ سے سمندری (ضلع لائل پور) تک بن رہی ہے - تاندلیانوالہ منڈی میں تیس چالیس ہزار کے خرچ سے ہسپتال تعمیر ہو رہا ہے غرضیکہ جیسے لڑائی سے پہلے کام جاری ہے ویسے ہی اب بھی جاری ہیں -

قحط کی شدت علاقہ سندھ اور خصوصاً اسکے ضلع تھرپارکر میں تو قحط و امساک باراں کی وجہ سے لوگ جگر کے ٹکڑوں تک کو فروخت کر رہے ہیں - اخبار بہاولپور کا نامہ نگار حیدرآباد سندھ سے لکھتا ہے کہ گھاس نہ ملنے کی وجہ سے ایک ایک سو روپیہ کی قیمت کا مویشی پانچ پانچ روپیہ میں فروخت کیا جانا تو قابل افسوس تھا ہی مگر اب یہ دیکھکر سخت قلق ہو رہا ہے کہ نوبت لڑکیوں کی فروخت تک آپہنچی ہے چنانچہ ایک قحط زدہ نے اپنی سولہ سالہ جوان لڑکی چھاتی پر سل رکھکر تیس روپے میں فروخت کر دی - ایک اور نے اپنی نو سالہ لڑکی صرف موازی ۲ سیر اور چار عدد روٹی کے معاوضہ میں ہمیشہ کے لئے اپنی گود سے جدا کر دی اللہ تعالےٰ اپنی عاجز مخلوق پر رحم کرے

۸۹ ہزار رنگروٹ اہل پنجاب بڑی کثرت سے فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں - آغاز جنگ سے ماہ اگست گذشتہ تک گویا ایک سال کے عرصہ میں ۸۹۰۰۰ رنگروٹ ہندوستانی فوج میں بھرتی ہوئے ہیں - ان میں سے گیارہ ہزار گور کھے ہیں اور ۷۸۰۰ رنگروٹ ہندوستان میں بھرتی ہوئے - ان میں سے ۴۴۰۰۰ یا ۵۶ فیصدی رنگروٹ صرف صوبہ پنجاب میں بھرتی ہوئے - جن کی تفصیل یہ ہے - پنجابی مسلمان ۱۸۰۰۰ - سکھ ۱۴۵۰۰ - ڈوگرے ۴۱۰۰ - جاٹ ۴۰۰۰ ہندوستانی مسلمان راجپوت اور برہمن ۱۳۰۰۰ - پنجاب نے سب سے زیادہ اپنی بہادری اور خیر خواہی کا ثبوت جنگ موجودہ میں دیا ہے -

جرمنوں کی مایوسی فوج کے اعلیٰ افسروں میں سے ایک افسر لکھتا ہے کہ روسی ہمارے پنجے سے نکل رہے ہیں اور ہمیں نامعلوم مقام کی طرف لیجا رہے ہیں وہ دن نزدیک آرہا ہے جب ہماری حالت متزلزل ہو جائیگی شاید ہمیں دشمن کی شرائط پر صلح کرنی پڑے وہ لوگ جو تمام دنیا کو فتح کرنے کے خواب دیکھتے ہیں اب لنڈن پیرس یا پیٹروگریڈ پر بھی قبضہ کرنے کا خیال نہیں کرتے - اب یہ کام ہمارے پوتوں کے سپرد ہوگا - جنرل سٹاف کا ایک اور چیدہ ممبر رقمطراز ہے "دردانیال بہت جلد انگریزوں اور فرانسیسیوں سے تسخیر کیا جانے والا ہے جو کہ ہمیں کچلنے کے لئے ہماری مشرقی افواج کے تھک جانیکا انتظار کر رہے ہیں -

بلغاریہ کو کیا ملے گا ایک فرانسیسی نامہ نگار سالونیکا سے رقمطراز ہے - کہ ایک جرمنوں کے حامی بلغارین اخبار لکھتا ہے کہ جرمنی اور بلغاریہ میں باہمی ایک معاہدہ ہوا ہے - بلغاریہ اپنی تمام ریلوے لائن جرمن کے حوالے کریگا اور اسی وقت سرویا پر ۳ لاکھ جرمنی فوج کے حملہ کریگا - تو جرمن اسکے خلاف کارروائی کرنے لئے مزید تین لاکھ فوج بھیجیگا بلغاریہ کو اس مدد کے عوض میں بلغارین اور سروین مقدونیہ ملے گا اور آئندہ یونان کے ساتھ فیصلہ کرنے کے لئے وہ ایک آزاد ملک ہوگا - فاروق! یہ ہوس خام ہی جو پوری ہوگی

میسوری مسلمانوں کو ملازمت کا موقعہ ملک میسور میں منجملہ اور تجاویز کے ایک اہم تجویز یہ منظور ہوئی - کہ سرکاری اعلیٰ مدارس میں مسلمان اساتذہ کا اضافہ کرایا جائے جس سے اعلیٰ تعلیم میں بہت کچھ آسانی ہوگی - اور مسلمانوں کے لئے خاص انگلش مڈل سکول کھولنے کا اور خاص اردو و انگلش مدارس کے لئے انسپکٹر اور کوایئر مسو سائیٹوں کے لئے مسلمان انسپکٹر مقرر کرنے کا ارادہ کر لیا ہے -

نیز فی الحال میسور مہاراجہ کالج کی فارسی پروفیسری ٹائی سکولوں کے لئے فارسی مدرسی کی چند جائدادیں (اسامیاں) کہ (جنہیں مسلمان طلباء کو علاوہ ترجمہ کرانے کے دیگر مضامین کی تعلیم بھی بخوبی دینا ہوگا) انگریزی مڈل سکول میں ہیڈ ماسٹری کی چند جگہیں خالی ہیں اور ملک میسور میں مسلمان اعلیٰ مدرسین کی تعداد بہت کم ہے - اور مذکورہ خالی ڈیپارٹمنٹ پر نامزد کرنے کے لئے ملک میسور میں مسلمان اساتذہ کی کافی تعداد نہیں ہے لہذا اعلان کیا جاتا ہے - کہ غیر ممالک کے تعلیمیافتہ مسلمان مدرس اپنی اپنی درخواستیں سرکار میسور کے انسپکٹر جنرل آف ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ کی خدمت میں پیش کریں

پہلے مسلمان بنالو

لکھنؤ میں انجمن اشاعت الصلوٰۃ کے نام سے ایک انجمن تقریباً ایک سال سے قائم ہوئی ہے - جس کی غرض مختلف وسائل سے لوگوں کو نماز کی طرف راغب کرنا ہے - اس میں کوئی بندہ نہیں - اور لوگ اعزازی طور پر وعظ و نصیحت کا کام کرتے ہیں - فاروق! بہت اچھی بات ہے مگر اپنے عقاید صحیح کرو - لوگ مسلمان بن لیں تو پھر نماز بھی انکو فحشاء و منکر سے بچانے والی ہو -

مولوی ثناء اللہ کے تین افتراء مجسم

میں چند روز کیلئے دارالامان سے باہر گیا ہوا تھا اسلئے مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ اہلحدیث میں میرے متعلق کچھ چھپا ہے یہاں آکر دیکھا - تو حیران رہگیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے تین خلاف واقعہ باتیں میرے متعلق لکھی ہیں سو مینے مناسب سمجھا کہ مولوی صاحب کی افترا پردازی سے لوگونکو مطلع کروں تاکہ آئندہ کوئی شخص مولانا کی قدیمی چال میں نہ آئے -

(۱) میرے متعلق اہلحدیث نے لکھا ہے کہ اسکو اسکے والد نے میرے پاس سمجھانے کے لئے بھیجا ہے -

حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے نہ تو میں خود مولوی صاحب کے پاس گیا نہ میرے والد صاحب نے مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس بھیجا -

اصل واقعہ اس طرح ہے میں اور میرا بھائی اہلحدیث کے مکان کے پاس سے گذر رہے تھے کہ میرے بھائی نے مجھے مجبور کیا کہ میں مولویصاحب کی خدمت میں چلوں لیکن میں نہایت حقارت کے ساتھ انکار کیا میرا بھائی مولویصاحب کے پاس چلا گیا اور میں وہیں انتظار میں کھڑا رہا اتنے میں میرے بھائی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے مکان پر سے آواز دی اور کہا کہ مولویصاحب بلاتے ہیں مینے جواب دیا کہ میں ہرگز نہیں آؤنگا پھر تھوڑی دیر کے بعد میرا بھائی نیچے آیا اور کہا کہ مولوی صاحب ملنے کے لئے بلا رہے ہیں اور مجھے مجبور کر کے اوپر لے گیا مولویصاحب نے باصرار مجھے اپنی مکان پر بلوایا اور اب کہتے ہیں کہ اسکے والد نے سمجھانے کے لئے بھیجا مولوی ثناء اللہ صاحب بغیر میرے کہے مجھے سمجھانے لگ گئے اور مینے ہر چند منع کیا - لیکن مولانا اپنی چالاکیوں سے حاضرین کو خوش کرتے رہے مینے تنگ آکر مولانا کو لکھدیا کہ اگر میں ناحق پر ہوں تو آپکا سمجھانا کچھ فائدہ نہ کریگا - آپکی باتیں بھی نوٹ کر کے لیجاتا ہوں اور قادیان جاکر اسکا جواب دونگا مولانا نے فوراً یہ کہکر ٹالدیا کہ مجھے اتنی فرصت نہیں کہ میں خط و کتابت کر سکوں - (۲) مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ سمجھایا گیا اور قائل ہو گیا - حاشا و کلا میں ہرگز قائل نہیں ہوا - البتہ مجھے ہمہ دانی کا دعویٰ نہیں اور سلسلہ حقہ احمدیہ میں مبتدی ہوں -

معلوم نہیں کہ مولوی صاحب اتنا جھوٹ کیوں لکھتے ہیں (۳) لکھتے ہیں کہ اسنے اقرار کیا کہ میں قادیان سے بستر لینے کے لئے جاتا ہوں سو واضح ہو کہ مینے ہرگز ہرگز مولوی صاحب سے وعدہ نہیں کیا میرے بھائی نے ناحق مولوی سے کہا کہ اسنے اب توبہ کی ہے اور قادیان بستر لینے کیلئے جاتا ہے تو مولویصاحب نے فرمایا کہ وہاں جانیکی کیا ضرورت ہے میں اوورکوٹ کو لکھکر منگا دیتا ہوں مینے انکار کیا اور چلا آیا مولانا مجھے تعجب ہے کہ آپ میری کھلی چٹھی پڑھکر اتنے کیوں ... گھبرا گئے کہ جواب لکھنا بھی بند کر دیا - اور اسکو ٹالنے کے لئے جھوٹی باتیں دھوم میں بھیجکر اپنی جان چھڑائی -

راقم عزیز الرحمن خان احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اور ہمارے مخالفین

مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال

"فاضل سید محمد اسحٰق صاحب نے پہلے مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق دو سوال مولوی محمد علی صاحب سے کئے تھے۔ مگر نہ انہیں نہ ان کے رفقاء میں سے کسی کو جواب دینے کا حوصلہ ہوا۔ اب دیکھئے اس سوال کا کیا جواب دیتے ہیں۔" (ایڈیٹر)

مولوی محمد علی صاحب نے اس ڈیڑھ دو سال کے عرصہ میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی نبوت کے انکار و تردید میں وہ زور لگایا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین سے بھی ہمیں اسکی امید نہ تھی تقریر میں اسکی تردید کی۔ تحریر میں اسکا انکار کیا خطبوں میں اس کے ابطال کی کوشش کی غرض اٹھتے بیٹھتے ہر سکون و حرکت میں انہوں نے علیہ نبی اللہ کی نبوت پر پردہ ڈالنے میں ایڑی چوٹی تک زور لگایا۔ کیونکہ سچ کہا ہے عالم الغیب نے یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم مگر مولوی صاحب کی اس بیجا کوشش کے مقابل میں اللہ تعالےٰ نے حقیقۃ النبوۃ جیسی فیصلہ کن کتاب لکھوا کر ثابت کر دیا کہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون بھی نہایت ہی سچا جملہ ہے۔ مقابلہ ہوا اور زور شور سے ہوا اور عقلمندوں کے نزدیک فیصلہ بھی ہو گیا۔ مارنے جیتنے والوں کا پتہ بھی لگ گیا مگر برا ہو حرکات مذبوحی کا کہ جان چلی جاتی ہے۔ مگر یہ نہیں جاتیں روح پرواز کر جاتی ہے۔ مگر یہ جانے کا نام نہیں لیتیں یہی حال مولوی محمد علی صاحب کا ہے گو ان کے دلائل بودے ثابت ہو گئے سب براہین نکمے نطفے تمام سر توڑ کوششیں اکارت اور ہر قسم کی محنت و سعی ضائع گئی اور حقیقۃ النبوۃ کے براہین نیرہ نے ایک جہان کو روشن کر دیا مگر مولوی صاحب کے انکار میں فرق نہ آیا اور مرزا صاحب علیہ السلام نبی نہیں اور ہرگز نبی نہیں کی ایسی رٹ لگائی۔ کہ ختم ہونے کو نہیں آتی۔ کبھی غیر احمدی بنکر کہتے ہیں کہ رسول کریم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں لیکن جب کہا جاتا ہے کہ خاتم ت کی زبر سے ہے ت کی زیر سے نہیں اور یہ کہ اگر خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں تو خاتم الاولیاء کے بعد کوئی ولی بھی نہ ہونا چاہئے حالانکہ تمہیں بھی یہ مسلم نہیں تو لاجواب ہو کر حدیث کو قرآن پر قاضی بنا کر لا نبی بعدی پر زور دیتے ہیں۔ لیکن جب ادھر سے جواب میں کہا جاتا ہے لا جنس کی نفی ہی کے لئے ہمیشہ نہیں ہوتا بلکہ نفی کمال بھی اس سے مقصود ہوتی ہے جیسے لا ایمان لمن لا امانۃ لہ۔ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب لا یحب احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اور یہ کہ جس نے لا نبی بعدی کہا۔ اس نے ینزل عیسیٰ نبی اللہ کی بشارت بھی دی ہے تو ساکت ہو جاتے ہیں پھر اور کہیں ہاتھ نہیں پڑتا۔ تو جھٹ بخاری کی حدیث پیش کرتے ہیں جس میں رسول کریم نے فرمایا لم یبق من النبوۃ الا المبشرات اور بڑا ناز کرتے ہیں کہ بس یہ حجت لاجواب ہے مگر ان الباطل کان زھوقا کے ارشاد کے مطابق منکران نبوت پر حجت پوری کرنے کے لئے اسکا جواب بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے عاجز بندوں کو سمجھایا ہوا ہے جو ہم ذیل میں ایک استفسار کے ذریعہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ وھو ہذا۔

مولوی محمد علی صاحب نے بار بار اپنی تقریروں اور تحریروں میں بیان فرمایا ہے کہ مرزا صاحب نبی نہیں کیونکہ بخاری میں رسول کریم فرماتے ہیں۔ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات یعنے نبوت میں سے سوائے مبشرات کے اور کوئی بات باقی نہیں رہی اس پر میں مولوی صاحب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ کے نزدیک حضرت اقدس کو نبوت میں سے مبشرات کے سوا اور بھی کچھ ملا ہوا تھا یا نہیں اگر کہو کہ صرف مبشرات ہی نہیں بلکہ اور بھی کچھ آپکو ملا ہوا تھا تو میں کہونگا کہ پھر مبشرات پر انحصار نہ رہا اور لم یبق من النبوۃ الا المبشرات والی حدیث مرزا صاحب کی نبوت کی مانع نہ رہی بلکہ خود یہ حدیث باطل ہو گئی اور اگر کہو کہ مرزا صاحب کو سوائے مبشرات کے اور کچھ نہیں ملا تھا۔ اور نہ رسول کریم کے بعد نبوت میں سے سوائے مبشرات کے کوئی اور چیز کسی کو مل سکتی ہے تو میں آپ کی خدمت میں عرض کرونگا کہ آپ نے کبھی مبشرات کے معنوں پر بھی غور کیا۔ اور کبھی یہ بھی خیال کیا ہے کہ مبشرات سے کیا مراد ہے؟ اگر آپ نے کبھی غور نہیں کیا تو میں آپ کو مبشرات کے معنے سناتا ہوں سنو بخاری کی پوری حدیث یوں ہے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات۔ قال الرؤیا الصالحۃ یعنے رسول کریم نے فرمایا کہ نبوت میں سے سوائے مبشرات اور کچھ باقی نہیں رہا۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مبشرات سے آپکی کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سچی خوابیں اب مولوی صاحب مکرم! جب خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبشرات سے مراد سچی خوابیں لی ہیں تو آپ تسلیم کریں کہ مرزا صاحب کو صرف سچی خوابیں آتی تھیں۔ اور الہام اور وحی اور اللہ تعالےٰ کا مکالمہ مخاطبہ نہیں ہوتا تھا۔ اور یہ جو مرزا صاحب نے دعوٰی کیا ہے کہ علاوہ سچی خوابوں کے مجھے الہامات ہوتے ہیں اور مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بولتا ہے اور لفظاً الہام نازل فرماتا ہے اور میں سوال کرتا ہوں اور وہ جواب دیتا ہے اور دس دس دفعہ لگاتار سوال و جواب ہوتے ہیں یہ سب باتیں غلط تھیں کیونکہ یہ سب بند ہو چکی ہیں اور ان پر مہر لگ چکی ہے اور رسول کریم فرما گئے ہیں۔ کہ سچی خوابوں کے سوا نبوت میں سے اور کچھ باقی نہیں رہا۔ میں پھر مختصر اس بات کو دہراتا ہوا مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ رسول کریم نے فرمادیا ہے کہ مبشرات سے مراد سچی خوابیں ہیں اسلئے آپ بتادیں کہ مرزا صاحب پر سچی خوابوں کے علاوہ الہام وحی اور الٰہی کلام نازل ہوتا تھا یا نہیں اگر کہو کہ ہوتا تھا تو میں کہوں گا کہ آپکے ایسا کہنے سے حدیث باطل ہو گئی کیونکہ اس میں لکھا ہے مبشرات کے سوا اور سب باتیں بند ہو گئی ہیں اور ادھر خود رسول کریم نے فرمایا کہ اس حدیث میں مبشرات سے میری مراد سچی خوابیں ہیں سو جب آپ کے نزدیک مرزا صاحب کو سچی خوابوں کے علاوہ الہام اور وحی بھی ہوتے تھے تو یہ حدیث خود بخود باطل ہو گئی اور مبشرات پر انحصار نہ رہا۔ بلکہ اس امت میں غیر مبشرات کا دروازہ بھی کھل گیا اور اس طرح یہ حدیث عیسےٰ نبی اللہ کی نبوت کی مانع نہ رہی۔ اور اگر کہو کہ حضرت مرزا صاحب کو صرف خوابیں آتی تھیں نہ الہام ہوتا تھا نہ وحی نازل ہوتی تھی۔ نہ مکالمہ ہوتا تھا۔ نہ الٰہی کلام کا الفاظ مخصوصہ میں آپ پر نزول ہوتا تھا تو پھر اے مولوی صاحب مکرم! ساتھ ہی آپکو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ مرزا صاحب علیہ السلام خدا کی طرف سے نہ تھے۔ بلکہ معاذ اللہ مفتری تھے کیونکہ آپنے صرف سچی خوابوں کا دعوٰی نہیں کیا۔ مکالمہ مخاطبہ الہام اور وحی سب کا دعوٰی کیا ہے حالانکہ یہ سب باتیں مبشرات یعنی سچی خوابوں میں داخل نہیں اور لم یبق والی حدیث کی رُو سے یہ سب باتیں بند ہو چکی ہیں غرض اگر کہو کہ سچی خوابوں کے علاوہ مرزا صاحب علیہ السلام خدا تعالےٰ کے مکالمہ و مخاطبہ سے بھی مشرف تھے تو تسلیم کرو کہ لم یبق والی حدیث جس میں سچی خوابوں کے علاوہ باقی باتوں کو بند کر دیا ہے۔ بالکل غلط اور موضوع ہے اور اگر کہو کہ حدیث صحیح ہے اور واقعہ میں مبشرات کے سوا اور تمام باتیں بند ہیں۔ تو پھر تسلیم کرو کہ مرزا صاحب علیہ السلام معاذ اللہ مفتری تھے کیونکہ حدیث کہتی ہے۔ کہ مبشرات یعنے سچی خوابوں کے سوا اور کچھ بھی اس امت کو نہیں ملیگا مگر مرزا صاحب کا دعوٰی ہے کہ مجھے سچی خوابوں کے علاوہ الہام بھی ہوتا ہے وحی بھی ہوتی ہے خدا صریح الفاظ میں مجھ سے کلام بھی کرتا ہے۔ میں اسکی آواز سنتا ہوں۔ اسکا مستثنٰی کلام مجھ تک پہنچتا ہے نبیوں کی طرح وہ مجھ سے مکالمہ کرتا ہے اور میرے سوالوں کا جواب بالمشافہ گفتگو کی طرح دیتا ہے۔ اب مولوی صاحب کے لئے صرف دو صورتیں ہیں یا تو اس حدیث کو باطل اور غلط قرار دیں ورنہ کم سے کم اسے مسیح موعود کی نبوت کی مانع نہ سمجھیں اور یا پھر تسلیم کریں یہ حدیث صحیح ہے اور مرزا صاحب علیہ السلام کے سلسلہ کے صورت کو تسلیم کرکے بجائے سوال کے مولوی صاحب کے مندرجہ بالا دو صورتوں میں سے کسی ایک کو تسلیم کرنے پر مجبور ہونے اور دعوی الہام و وحی کے بارے میں آپکا جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعزازی نبی

پیغامیوں کے متضاد اقوال

ایک طرف پیغامی کہتے ہیں کہ مرزا صاحبؑ اعزازی نبی ہیں یعنی آپ کو لفظ "نبی" کسی مفہوم کے لحاظ سے نہیں دیا گیا۔ بلکہ چونکہ لفظ نبی ایک معزز و شریف لفظ ہے۔ اسلئے آپکی عزت دنیا میں بڑھانے کے لئے آپ کو اس لفظ سے ملقب کیا گیا۔ جیسا کہ کسی ایسے رائیس کو جو گورنمنٹ اور ملک اور قوم کے لئے مفید خدمات بجالائے حکومت کی طرف سے خانصاحب کا خطاب عطا ہو۔ تو یہ صرف اعزازی لقب ہوگا کیونکہ خان کا اصل مفہوم یعنی پٹھان ہونا اس رائیس میں نہیں پایا جاتا۔ چونکہ اس رائیس کی عزت بڑھانی منظور ہے۔ اسلئے لفظ خانصاحب جو ایک معزز لفظ ہے بغیر اصل مفہوم کے مدنظر رکھنے کے اسے دیا جاتا ہے اسی طرح (بقول اہل پیغام) مرزا صاحبؑ میں مفہوم نبی نہیں پایا جاتا۔ مگر آپ کی عزت بڑھانے کے لئے یہ معزز لقب آپ کو بغیر کسی مفہوم کے مدنظر رکھنے کے اعزازی طور پر دیا گیا۔ غرض پیغامیوں کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ حضرت اقدس کو جو نبی کہا گیا وہ کسی معنی و مفہوم کو مدنظر رکھکر نہیں کہا گیا بلکہ محض اعزاز ہے جیسا کہ کسی رائیس کو خانصاحب کہنا لفظ خانصاحب کے مفہوم و معنے کو مدنظر رکھکر نہیں ہوگا۔ بلکہ محض اعزاز ہے لیکن انہیں پیغامیوں کا ایک اور قول ہے جو اس قول کے بالکل برخلاف ہے اور دونوں قولوں میں بُعد المشرقین والمغربین پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جب پیغامیوں کو کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحبؑ نبی ہیں کیونکہ لفظ نبی آپکے الہامات میں آپ پر بولا گیا ہے اور بغیر کسی مفہوم کے بولا جانا ومن اصدق من اللہ قیلاً کی شان کے مطابق نہیں تو اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ لفظ نبی اپنے لغوی معنوں میں مرزا صاحبؑ پر بولا گیا ہے اور جو معنے نبی کے عربی زبان میں پائے جاتے ہیں وہ آپ پر چسپاں ہیں یعنے اللہ تعالےٰ سے خبریں پانا لیکن پیغامیوں کے اس قول سے ان کا پہلا قول ردّ ہو گیا کیونکہ پہلے قول میں انہوں نے بیان کیا کہ لفظ نبی مرزا صاحبؑ پر کسی مفہوم کو مدنظر رکھکر نہیں بولا گیا بلکہ محض اعزازی اور اس دوسرے قول میں وہ کہتے ہیں لفظ نبی لغت کے رُو سے بولا گیا ہے اور لغوی معنوں کے لحاظ سے آپ پر چسپاں ہوتا ہے اور محض اعزازی نہیں۔ بلکہ اس مفہوم کو مدنظر رکھ کر یہ بولا گیا ہے جو لغت کی رُو سے اس لفظ کا مفہوم ہے۔ غرض پیغامیوں کے یہ دو متضاد قول ہیں پہلا قول کہتا ہے کہ مرزا صاحبؑ پر لفظ نبی کسی مفہوم کو مدنظر رکھکر نہیں کہا گیا۔ اور دوسرا قول سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ نبی محض اعزازی لفظ نہیں بلکہ اس مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت صاحبؑ پر بولا گیا۔ جو اس لفظ سے لغت میں پایا جاتا ہے۔ والسلام

(س - م - ا)

اسلام اور دیگر مذاہب

بانی آریہ سماج

آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی مہاراج ہیں۔ آپکی سوانحعمری سے ظاہر ہے کہ بچپن سے دیوں کی تحقیقات کا آپکو شوق تھا۔ ۲۲ سال کی عمر میں جبکہ آپ کے والدین آپکی شادی کا انتظام کر رہے تھے تو آپنے شادی سے انکار کر دیا۔ لیکن وہ اسپر بھی نہ مانے تو آپ پوشیدہ طور پر مکان سے بھاگ نکلے۔ بعد ازاں برہمچاری بنے پھر سنیاسی (تارکالدنیا) ہو گئے۔ ہندو سنیاسی جس قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ آپ بھی اسی قسم کے تھے البتہ علم سنسکرت اور یوگ سیکھنے میں صرف اوقات کرتے رہے قریب ۳۶ سال کی عمر میں ہمالہ پہاڑ کے مختلف حصوں میں سیر کرتے ہوئے دیگر سادھوؤں کی طرح آپکو یہ خیال گزرا کہ برف میں اس فانی جسم کو گلا کر مکتی (نجات) حاصل کرنی چاہئے (یہ تمام ہندو سادھوؤں کا خیال ہے کہ ہمالہ پہاڑ کی برفانی چوٹیوں میں جسم گلا دینے سے نجات ملجاتی ہے) اسی غلط خیال کو لیکر آپ بھی ایک برفانی چوٹی پر چڑھ گئے اور قریب تھا کہ فنا ہو جاویں لیکن پھر کچھ سمجھ آگئی کہ ابھی اس جسم کو فنا کرنا مناسب نہیں بلکہ ویدوں کو پڑھنا لازم ہے چنانچہ سوامی جی اس زینہ بہشت سے اتر آئے اور اب کسی لائق سنسکرت دان کی تلاش میں گھومنے لگے۔

ورجانند نابینا

بہت عرصہ بعد انکو پتہ لگا کہ متھرا میں ایک اندھے سنیاسی بڑے عالم و فاضل مشہور و معروف پنڈت ہیں جنکو ڈنڈی جی کہا جاتا ہے پس دیانند جی ان ڈنڈی جی کے پاس آئے اور ان سے کچھ سنسکرت کی کتابوں اور ویدوں کی تعلیم شروع کی ان ڈنڈی جی کا نام **ورجانند** تھا اور ایک خاص واقعہ کے باعث جسکا حال آپکے بیون چرتر (سوانحعمری) میں درج ہے ڈنڈی جی تمام ہندو پنڈتوں پر سخت ناراض تھے اور اسقدر ناخوش تھے کہ اگر بن پڑے تو انکی جڑھ کاٹ دیجائے۔ ہاں کاشی کے پنڈتوں کی بے ایمانی اور دغابازی نے ہی سوامی ورجانند کے دل کو اسقدر پرجوش کر دیا تھا۔ کہ انکی جان کے دشمن بنے ہوئے تھے۔ آخر کار عرصہ دراز کے غور و فکر کے بعد ڈنڈی جی کے خیال میں ایسی تجویز آگئی جس کے ذریعہ وہ اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہو سکتے تھے۔ لیکن اس سکیم پر پورا پورا عمل اسوجہ سے نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ ڈنڈی جی بوجہ نابینا ہونے کے متھرا سے باہر نہیں جا سکتے تھے۔ الغرض جب ڈنڈی تین سال علم حاصل کرنیکے بعد دیانند مہاراج نے اپنے استاد گورو سے رخصت چاہی تو گورو جی نے اپنے نوخیز چیلہ کو اس نو ایجاد سکیم کی تکمیل کے لئے آمادہ کرنا چاہا۔ جس کو ہونہار چیلہ نے بدل و جان قبول کر کے نابینا استاد کو یقین دلا دیا کہ وہ اپنے معزز گورو کا حکم بسر و چشم بجا لانیکے لئے مستعد رہیگا جس سے خوش ہو کر درجانند جی نے دیانند جی کو پورے طور پر وہ تمام باتیں سمجھا دیں۔ جنکا انہوں نے بہت عرصہ تک سوچتے سوچتے اپنی کامیابی کے واسطے کھوج پایا تھا۔ اس تعلیم و تعلم سے فراغت پاکر دیانند مہاراج اپنے گورو سے رخصت ہوئے اور مدت العمر آپ استاد کے حکم کی تکمیل میں لگے رہے۔ اور اب انکو اپنا جسم گلانے کے لئے ایک دوسرے قسم کی آتشین چوٹی مل گئی۔

قیام آریہ سماج

اپنے نابینا گورو کی سکیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے دیانند جی نے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی اور پہلی سماج بمبئی میں قائم کی اسمیں شک نہیں کہ جس نیک نیتی سے سوامی جی نے اپنے گورو مہاراج کے حکموں کی تعمیل کی ہے وہ ہر ایک چیلے سے امید نہیں کیجا سکتی لیکن غور طلب بات اسمیں یہ ہے کہ کیا سوامی جی نے اپنے گورو کی سکیم کو چلانے کی غرض سے جو کچھ کارروائیاں کی ہیں وہ صداقت پر مبنی ہیں یا نہیں یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر تعصب و ضد سے خالی ہو کر سوچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سوامی جی کو جب یہ پتہ لگا کہ وہ ان باتوں کو جو درجانند مہاراج کی منشاء کے مطابق تھیں یوں جاری نہیں کر سکتے تو انہوں نے پالیسی سے کام لیا اور دیکھا کہ ہندوستان بھر میں کاشی (بنارس) ہی ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں سنسکرت کے عالم و فاضل موجود ہیں مگر پھر بھی وہ زمانہ کی ضروریات سے بالکل ناآشنا باتی تمام ہندوستان پر جہالت چھائی ہوئی ہے۔ ویدوں کے دقیق مسائل کو سمجھنے والے کہیں موجود نہیں پس یہی مناسب وقت ہے۔ کہ جو کچھ چاہیں ویدوں کے گلے مڑھ دیں کون ہے جو ویدوں کی عبارت کو سمجھکر ہماری نئی ایجادیز پر حرف زن ہو۔ ان خیالات نے ہی سوامی جی کو چند ایسی باتیں گھڑنے پر مجبور کر دیا۔ جن کا نام و نشان بھی ہندوؤں کی پرانی سے پرانی کتابوں میں موجود نہیں۔

دیانندی ایجادات

مثلاً سوامی جی نے دیکھا۔ کہ اہل یورپ میں یہ رواج بہت عمدہ ہے کہ عورت مرد کی آپس میں رضامندی سے شادی ہوتی ہے اور ایک مرد ایک سے زیادہ بیوی کرنے کا ہرگز مجاز نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو انہوں نے مشہور کیا کہ یہ باتیں ہمارے ویدوں میں موجود ہیں۔ اور انہیں کی نقل اہل یورپ کر رہے ہیں یا کسی شخص کے مر جانے پر جو ہندو لوگ شرادھ وغیرہ کیا کرتے ہیں۔ اسکو بھی غیر مذاہب کی دیکھا دیکھی دور کرنا مناسب خیال کیا۔ اس طرح یورپ والوں کو نیچا دکھانے کے لئے یہانتک کوشش کی کہ ویدوں سے ہی ریل تار ثابت کرنا چاہا۔ بنی اسرائیل میں جو سوختنی قربانیاں چرندوں اور پرندوں کی مذہبًا کیجاتی تھیں۔ ان کے متعلق بھی لکھدیا کہ مذبح بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانیکا دستور بھی ویدوں سے بائبل نے لیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

آریہ صاحبان دیانند مہاراج کی جتنی عزت کریں تھوڑی ہے لیکن باایں ہمہ فہیم ہندو صاحبان سوامی جی کو ایک بڑا پالیٹیشن سمجھتے ہیں۔ جو کہ واقعی ان کے کاموں سے ظاہر ہے۔

آریہ صاحبان اکثر یہ کہا کرتے ہیں کہ سوامی جی کو کسی قسم کی دنیاوی لالچ یا شہرت مطلوب نہ تھی۔ وہ محض صداقت کا اظہار چاہتے تھے اسلئے انکی تمام باتیں پُراز صداقت تسلیم کرنی پڑتی ہیں یہ اگر صحیح بھی مان لیا جائے تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ سوامی جی نے چند خیالات لئے تو ہیں مسلمانوں اور عیسائیوں سے مگر وہ تسلیم کرنیکے لئے تیار نہیں کہ یہ باتیں فلاں فلاں مذہبوں سے اخذ کی گئی ہیں اور نہ وہ ہندوؤں کی معتبر کتابوں سے ثابت کر سکتے ہیں۔ بلکہ چند کتابوں کو محرف و ناجائز کہکر اور چند حوالہ جات کو غلط پیرایہ میں خلاف منشاء مصنف و متکلم ظاہر کر کے اور وید منتروں کے مطالب و معانی کچھ کے کچھ بیان کر کے عوام پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ تمام باتیں جنکو انہوں نے غیر قوموں سے سیکھا ہے دراصل ویدوں کی ہی ہیں۔ اسی لئے سنسکرت سے ناواقف ہندو قوم کے لیڈروں نے جب یہ سنا کہ جن غیر قوموں کی خوبیوں پر وہ لٹو ہو رہے ہیں وہ تمام خوبیاں سوامی جی نے ویدوں سے ہی نکال کر رکھدی ہیں تو وہ دیانند مہاراج کے چیلے بننے کے لئے صدق دل سے تیار ہو گئے اور اس طرح ایک جماعت بڑی ذی رتبہ اور تعلیمیافتہ اہل ہنود کی بن گئی جسکا نام آریہ سماج ہے۔

سناتن دھرم کے کرم

سوامی دیانند صاحب نے ہندوؤں کے پرانوں وغیرہ کا پورے زور سے رد کر کے سناتن دھرمیوں کو سوتے سے جگایا۔ اور وہ اٹھکر ہاتھ پاؤں مارنے لگے اور بیش بچیس سالوں کی کوشش سے وہ اسقدر ضرور کامیاب ہو سکے کہ انہوں نے دیانند جی کی نامناسب تحریرات کی پول خوب اچھی طرح پر کھولدی یعنے جن باتوں کا ہندوؤں کی معتبر کتابوں میں بالکل پتہ نہ تھا۔ مگر دیانند جی نے بتایا تھا۔ کہ یہ سب کچھ معتبر کتب ہنود و ویدوں میں موجود ہے ان سب ایجادات

کو عوام پر ظاہر کر دیا کہ یہ سوامی جی کی من گھڑت ہے نہ کہ سناتن دھرم یا ویدوں کی تعلیم اور ستیارتھ پرکاش کا (جس پر آریہ سماج کی تمام چکی چلتی ہے) اردو ترجمہ کر کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو پورا موقعہ دیدیا۔ کہ وہ دیانندی لابک اور علم کلام پر اعلیٰ سے اعلیٰ اور معقول سے معقول اعتراض وارد کر کے ہر ایک سماجی دوست کو نہ صرف لاجواب ہی کر سکتے ہیں بلکہ آریہ سماج کی ممبری سے جلد تام کٹوانے پر اسکو آمادہ کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اس سلسلہ مضامین میں جسکا یہ پہلا نمبر ہے فاروق اسپر مبسوط مضامین لکھے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ستیارتھ پرکاش

یہ وہ کتاب ہے۔ جس میں آرین قوانین دیوانی و فوجداری دینی و دنیوی سب سوامی جی نے درج فرما دیئے ہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھکر قدم رکھا ہے کہ دنیا کے مشہور مذاہب کی الف سے لیکر ی تک تردید کر دی ہے۔ حالانکہ اسی کتاب میں سوامی جی فرماتے ہیں۔ کہ "جو دوسرے مذہبوں کو کہ جنکے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلائے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے۔ اس سے بڑھکر جھوٹا اور کون ہو سکتا ہے" مگر افسوس کہ خود مہاراج نے بھی دوسرے مذہبوں کو جن کے لاکھوں کروڑوں سے بھی بڑھکر معتقد موجود تھے جھوٹا بنا کر اپنا فتویٰ اپنے اوپر لے لیا۔ اس کتاب کو سوامی جی نے اپنی زندگی میں بڑے اہتمام سے چھپوایا تھا۔ مگر بعد اشاعت جب اسکے ایسے نقائص مخالفوں کے ہاتھوں سے ظاہر ہوئے کہ جنکا جواب بجز انکار کتاب کے اور کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ تو سوامی جی نے بھی اسی جواب کو مخالفوں کی زبان بندی کے لئے مناسب اور اعلیٰ خیال فرمایا۔ اور کتاب کے اڈیشن اول کے محرف و مبدل ہونیکا اقرار کر لیا۔ اور ایک دوسرا اڈیشن پوری مرمت و درستی کے بعد آپکے چیلوں نے طبع کرایا۔ لیکن اسپر بھی جب اعتراضات کی بوچھاڑ ہونے لگی اور ہمہ آش در کاسہ کا مضمون ہی قائم رہا تو آپکی نہایت فرمانبردار سماج کلچرڈ پارٹی کے ایک مشہور لیڈر لالہ لاجپت رائے صاحب وکیل لاہور نے اس عقدہ کو اس طرح حل کرنا چاہا کہ پھر اعتراض کی کوئی گنجائش ہی نہ باقی رہی چنانچہ وہ اپنی کتاب (دہا پرشوں کا جیون صفحہ ۳۷) میں فرماتے ہیں کہ "ہمکو خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ سوامی دیانند سرسوتی نے اپنی زندگی میں کئی مرتبہ اپنی رائیں تبدیل کی ہیں ایک وقت تھا۔ کہ وہ شیومت کو قائم و جاری کرتے تھے اور روداکش اور کنٹھی مالا رکھتے تھے۔ پھر ایک وقت آیا کہ اسکی تردید کرنے لگے ایک وقت تھا کہ وہ نجات کی میعاد نہ مانتے تھے (دیکھو مباحثہ چاندپور) اور انکو یقین تھا کہ نجات یافتہ روح پھر جسم نہیں حاصل کرتی۔ پھر ایک وقت آیا کہ انھوں نے اپنی یہ رائے تبدیل کر دی وغیرہ وغیرہ کسکو معلوم ہے کہ اگر وہ زندہ رہتے تو اپنی زندگی میں اور کیا کیا رائیں تبدیل کرتے جتنی عمر بڑھتی تھی اتنا ہی ودیا اور گیان (علم و عقل) انکا بڑھتا جاتا تھا۔" یہ ہیں ناظرین آریہ سماج کے بانی کے مختصر کچا چٹھا مگر آئندہ نمبروں میں انشاء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماریشس میں تبلیغ احمدیت

پیارے احمل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جون کی اخیر تاریخوں میں یا اوائل جولائی میں ایک مفصل رپورٹ ماریشس سے روانہ کر چکا ہوں۔ اسکے بعد جو واقعات پیش آئے انکی کیفیت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ احمدیہ پبلک کو اس سے علم ہو جاوے اور ممکن ہے کہ کسی بزرگ کو وہ ماجرا پڑھکر دل میں جوش آوے اور وہ ہمارے لئے دعا کرے اور جو یہاں تبلیغ میں موانع اور مشکلات حائل ہو جاتے ہیں خدا تعالےٰ اپنے رحم سے دور کر دے۔ میں حضرت امامؑ کے خطوط میں واقعات کو لکھتا رہا ہوں امید ہے کہ وہ اخبارات میں نکلتے رہے ہونگے۔ میں نے ابتک مندرجہ ذیل قصبات اور دیہات میں سفر کیا ہے۔ موکا۔ روزہیل۔ فنکس۔ پورٹ لوئی۔ موکا میں دو جگہ تقریریں کیں۔ سورۃ الکہف سے دجال اور مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت پیش کیا گیا اور مولا بخش صاحب کو غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے روک دیا گیا اور عبدالرحمن قادری کے مکان پر دوسرے موقعہ پر سورۃ کوثر پر تقریر کی اور نماز کے فوائد اور حکمت بیان کی گورنر صاحب ماریشس کے اردلی باقر علی خان صاحب کے پاس پہنچے وہ حضرت صاحب کے دعویٰ کو تسلیم کرتا ہے لیکن لوگوں سے ڈرتا ہے۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا نہیں چھوڑتا وہ ایک انجمن کا پریذیڈنٹ ہے یہ پوزیشن اسکو مانع ہے بڑے دلائل کے ساتھ سمجھایا گیا ہے ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی مگر یہی کہتے ہیں کچھ دن صبر کرو۔ اسکا بیٹا بڑا سرگرم اور پرجوش ہے وہ اسکی اس بات سے بہت ناخوش ہے اور افسوس کرتا ہے کہ اسکا باپ یہ کیوں کر رہا ہے اور وہ اعلان کرنے کو طیار ہے اور وہ یکم ستمبر کو ہم میں شامل ہو جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

روزہیل میں میں اور ماسٹر نوریا۔ ماسٹر محمد عظیم۔ سلطان غوث منشی اسماعیل خان اور ڈاکٹر لال محمد صاحب گئے۔ وہاں سلسلہ کی تبلیغ کی گئی اور وہاں کا مولوی بھاگ گیا۔ ہم وہاں رات رہے اور دن کو واپس روزہیل آ گئے دو یا تین دن کے بعد ایک مولوی ریاض الدین نام پورٹ لوئی سے روزہیل پہنچا اور وہاں کے لوگوں کو بہکانا شروع کیا کہ یہ قادیانی مولوی قرآن و حدیث کے برخلاف بیان کرتا ہے وہاں کے بھائیوں سے کہا۔ کہ اس مولوی کو لاؤ میں بحث میں اسکو ہرا دونگا۔ انہوں نے ہم کو دو تاریں دیں مگر ہم شہر گئے ہوئے تھے اسلئے ہم اس دن نہ پہنچے۔ دوسرے دن

وہیں کے لوگ موٹر کار لیکر روزہل پہنچے اور رات کے ساڑھے آٹھ بجے ہم کو یہاں سے لیگئے ہم ایک گھنٹہ میں وہاں پہنچ گئے بہت سے دیہاتی کندہ ناتراش بیٹھے ہوئے تھے رات کے بارہ بجے کے بعد ایک مسجد میں جلسہ انعقاد ہوا نہ وہاں کوئی پریزیڈنٹ اور نہ کوئی ذمہ دار شخص متولی اور ہم کو اسبات سے بالکل اطلاع نہیں تھی خیر مینے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ کھڑے ہوکر گھنٹہ یا جتنا وقت آپ پسند کریں حیات مسیحؑ پر تقریر کریں پھر میں اتنے ہی وقت تک وفات مسیح بیان کرونگا وہ کہنے لگا تقریر کی کیا ضرورت ہے میں سوال کرتا جاتا ہوں آپ جواب دیتے جائیں مینے کہا یہ کوئی ترکیب نہیں۔ اسنے مجھ سے میرے عقائد پوچھے مینے بتادیئے کہا بیشک عقائد آپکے بالکل صحیح ہیں پھر کہنے لگا کتنی قسم کے لوگ ہیں مینے کہا تین قسم کے۔ ظالم لنفسہ مقتصد اور سابق بالخیرات۔ خیر مینے کہا کہ سوالات کا سلسلہ اور ہی طرز کا آپ چلا رہے ہیں جو اصل تنازع حیات ممات مسیحؑ ہے اس پر آپ تقریر کریں اور میں بھی کرونگا۔ لوگ خود فیصلہ کر لینگے کہنے لگا ہمیں عیسےٰ سے کیا غرض ہے؟ الغرض اسنے نہ مانا اور میں خود کھڑا ہوگیا اور وفات مسیحؑ پر قرآن شریف سے دلائل دینے شروع کئے اور پانچ یا چھ آیات کو بیان کرنے پایا تھا کہ وہاں کا مولوی غلام محمد نام معمر آدمی وہاں آگیا اور وہ بڑے مغلظات بولنے کا عادی ہے آتے ہی اسنے کہا یہ کون چیخ رہا ہے اور مجھے کہا کہ بیٹھ جاؤ بڑے اصرار کے بعد میں بیٹھ گیا اور تمام اوباش لوگ اسی کا پارٹ لیتے تھے اور ہمارے لوگ فساد کے ڈر سے خاموش تھے اور جلسہ کا کوئی پریزیڈنٹ نہ تھا مجھی کہنے لگا کہ بات کیا ہے میں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ آپ قرآن شریف کی تیس آیات نہیں مانتے۔ میں کہتا ہوں مان لیجئے اسنے کہا کہ تم حدیث ماننے والے ہو مینے کہا کہ جو قرآن کے مطابق ہے یا اسکے خلاف نہیں وہ میں مانتا ہوں کہنے لگا کہ تم حدیث نہیں مانتے اور میں قرآن نہیں مانتا تم بھی کافر میں بھی کافر پھر کہنے لگا نماز کی رکعتیں کیسے معلوم ہوئیں مینے کہا سنت اور تعامل سے کہنے لگا حیات مسیحؑ میں بھی سب کا تعامل ہے مینے کہا یہ بالکل غلط بات ہے کیونکہ سب سے پہلے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع سب نبیوں کی وفات پر ہے اور اس سے صاف ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں کہنے لگا مجھے دکھاؤ۔ آخر پیر کا دن اس بات کے لئے مقرر ہوا۔ اور جلسہ برخاست ہوگیا۔

مگر وہ مولوی ریاض الدین کھڑا ہوگیا اور میں وہاں سے اٹھ آیا اور کشتی نوح سے تحریف کرکے لوگوں کو بھڑکاتا تھا اور حضرت مریمؑ کی اولاد سنا کر انکو دھوکا دیتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ حضرت صاحب مریم بن گئے اور حاملہ رہے اور پھر اس سے مسیح پیدا ہوئے اور مجھے بہت گالیاں دیں اور حضرت صاحبؑ کو بھی بہت گالیاں دیں اور جہاں میں اشتعال انگیز باتیں کرتا تھا۔ ہم اپنے گھر آچکے تھے ہمارے ساتھ دس بارہ آدمی وہاں سے نکل آئے اور پھر انہوں نے مجھ سے اسکی غلط بیانیوں کی وجہ پوچھی مینے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ میں حضرت مسیحؑ کو برا کہتا ہوں حالانکہ میں خود اسکا مثیل بنتا ہوں تو یہ کسطرح ممکن ہو سکتا ہے کہ میں اسکو برا سمجھوں میں تو اسکے چار بھائیوں اور اسکی دو بہنوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ وہ بھی سب کے سب مریم صدیقہ کے پیٹ میں سے پیدا ہوئے تھے اور مینے انکو صاف کہدیا ہے کہ عیسائی لوگ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور انکی اناجیل میں یہ صاف لکھا ہوا ہے اور حضرت نے انکو یہ کہا ہے کہ بھلا کہیں خدا کے بھی بہن بھائی اور ماں ہوا کرتے ہیں۔ اور انپر سخت الزام قائم کیا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ بموجب تمہارے اقرار کے اسی پیٹ سے نکلا ہوا ایک تو خدا بن جاتا ہے اور باقی کے صرف انسان ہی رہتے ہیں اس سے انکی تشفی ہوگئی۔ اور حضرت صاحب کا مریم بننا اور پھر مسیح بننا سورہ تحریم کی آخری آیت سے ثابت کیا اور یہ بات بھی انکی سمجھ میں آگئی۔

صبح کو ہم روزہل آگئے اور پیچھے معلوم ہوا کہ بہت سے آدمیوں نے مولوی غلام محمد کو جماعت سے خارج کردیا۔ اور اسکو سلام تک کیا اور اسکے ساتھ اسکے جنازے میں نہ گئے کیونکہ انہوں نے کہا کہ اسنے خود مسجد میں اپنے تئیں کافر کہا ہے اور قرآن شریف سے انکار کیا ہے جبتک وہ توبہ نہ کرے۔ وہ مسلمان نہیں ہے اسکے بعد عید میں بھی تفرقہ ہوگیا۔ ایک مسجد ہمارے آدمیوں کے ہاتھ میں اور ایک دوسرے آدمیوں کے ہاتھ میں۔ روزہل میں ہمارے احمدی بھائی شہادت خاں صاحب نے احمدیوں کو عید پڑھائی اور جمعہ بھی وہی پڑھاتے ہیں اور میں جب سے آیا ہوں تب سے نمازیں اور جمعہ اور عید غیر احمدیوں سے الگ پڑھتے ہیں۔ اب ہمارے ساتھ اللہ کے فضل وکرم سے روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ لوگوں نے ہماری تبلیغ میں بہت پتھر اور ڑوڑے اٹھائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنے فضل سے ہٹادیا۔ والسلام

مولوی حافظ غلام محمد از روزہل ۲۵ ۸/۱۵

یہ وہ الفاروق نہیں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول کی وفات کے چند روز بعد بعض احباب کے مشورہ سے ایک اخبار بنام "الفاروق" لاہور سے نکالنے کی تجویز ہوئی تھی اور اُس کے واسطے کچھ چندہ یا حصص تجارتی بھی جمع ہوئے تھے۔ لیکن بعض اسباب ایسے پیش آگئے کہ وہ تجویز عملی رنگ اختیار نہ کرسکی۔ اب یہ اخبار "فاروق" اگرچہ اس مجوزہ اخبار کی ضرورت کو انشاء اللہ ایک حد تک پورا کرے گا لیکن یہ امر واضح رہے کہ بلحاظ فنڈ کے اسکا اُس سے کچھ تعلق نہیں بلکہ اسکا مالک اور مینجر میں ہی ہوں۔ جیسا کہ میں اپنے اخبار الحق کا تھا اور الفاروق کے فنڈ کے ساتھ نہ میرا کچھ تعلق تھا اور نہ ہے یہ چند سطور اسواسطے لکھے گئے ہیں کہ کسی صاحب کو کوئی غلط فہمی نہ ہو۔ اور پہلے پرچہ میں بھی لکھ چکا ہوں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

برادرم میاں معراج الدین صاحب نے اخبار بدر کے دوبارہ اجراء کے متعلق جو اشتہار شائع کیا ہے۔ اسمیں انہوں نے لکھا ہے کہ بدر کے واسطے جو چندہ ہوا تھا۔ وہ مجھے مالک اخبار کو نہیں ملا۔ چونکہ یہ الفاظ بعض دوستوں کو ناپسند ہوئے ہیں اور انہوں نے مجھے خط لکھے ہیں اسواسطے میں یہ ظاہر کردینا چاہتا ہوں۔ کہ میاں صاحب موصوف چند الفاظ اور بڑھا دیتے تو یہ غلط فہمی نہ ہوتی۔ اور وہ الفاظ یہ ہیں۔ کہ بدر کی جب ضمانت طلب کی گئی اسوقت بدر فنڈ مقروض تھا۔ اسکا نوٹس خود اسوقت کے اخبار اور اشتہار میں ہوچکا تھا۔ پس جو رقم چندوں یا فروخت کتب کی آتی تھی وہ ادائے قرضہ میں دی جاتی رہی اور پھر بھی کچھ قرضہ باقی رہ گیا۔ جسے میں نے اس زمین کے عوض میں (جو میں نے میاں صاحب سے لی تھی اور جسمیں اب اپنے مکان میں شامل کرچکا ہوں) اپنے ذمہ لے لیا۔ بیشک میاں صاحب نے کوئی روپیہ نہیں لیا۔ لیکن وہ روپیہ صرف اخبار بدر پر ہی خرچ ہوا +

محمد صادق عفی اللہ عنہ
سابق اڈیٹر اخبار بدر

درخواست دعا

عاجز ایک لمبے سفر پر مدراس جاتا ہے اور احباب سے دعا کا ملتجی ہے۔ مدراس میں میرا پتہ یہ ہوگا
معرفت ایڈیٹین اینڈ کو۔ پرنٹرز مونٹ روڈ
مدراس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی جماعت کو مبارک

ایک قرآن مجید احمدی ترجمہ احمدی تفسیر کیساتھ چھپکر شائع ہوگیا

ہمارے مکرم معظم مولٰنا مولوی میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن بابیائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب علامہ دوران مولٰنا نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول مسیح الورٰی سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا وہ تفسیر و حواشی کیساتھ قلمبند کرلیا۔ پھر اسکے بعد احمدیہ لٹریچر میں جو کچھ کسی آیات قرآنی کے متعلق شائع ہوا اسکا خلاصہ بھی لکھتے گئے اور اب حضرت فضل عمر کے عہد میں وہ اس قابل ہوگئے کہ یہ ترجمہ اور تفسیر شائع کردیں۔ چنانچہ یہ قرآنمجید مترجم مع تفسیر احمدی تا صفحہ ۱۲ اچھپکر میرے پاس پہنچگیا ہے ایک ورق متن قرآنی اور ایک ورق ترجمہ اردو الگ ساتھ لگا دیا ہے ۲۶۵ صفحہ پر قرآن مجید اور ۲۶۵ پر ترجمہ ختم ہوا پھر اسکے بعد تفسیر احمدی الگ ہے۔ جس میں ہر رکوع کا حوالہ درج ہے صرف قرآن مجید پڑھنا چاہیں تو بھی کوئی دقت پیش نہ آئے گی قرآن مجید مع ترجمہ پڑھنا تو بھی صفحہ عربی کے مقابل صفحہ اردو موجود ہے اور اگر تفسیر دیکھنی ہو تو وہ بھی اخیر میں موجود ہے ابھی اس ترجمہ اور تفسیر کے متعلق میری رائے محفوظ ہے۔ تمام پڑھکر میں حسب معمول آزادی سے اپنی رائے ظاہر کردونگا۔ فی الحال تشنۂ معرفت احمدی جماعت کے لئے اس ترجمہ کے شائع ہونے تک جو حضرت خلیفہ ثانی کے زیر نگرانی تیار ہورہا ہے۔ یہ مجموعہ نہایت ہی کارآمد ہوگا میر محمد سعید صاحب نہایت مقدس انسان ہیں۔ حضرت مسیح موعود پھر آپکے ہر دو خلفاء کی طرف سے آپکو سلسلہ احمدی میں داخل کرنیکے لئے بیعت لینے کی بھی اجازت ہے صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی ہیں اور پھر صوفی منش بزرگ صرف ماہ رمضان میں یہ ترجمہ چھپوایا ہے جو ان کی جوان ہمتی کا ثبوت ہے انکا ارادہ صرف حیدر آباد دکن میں اسے شائع کرنے کا تھا مگر جب وہ یہاں تشریف لائے تو میں نے انکی خدمت میں درخواست کی کہ پنجاب کے لئے بھی دو تین سو نسخے مخصوص ہوں۔ اب جو صاحب چاہیں صرف تین روپے پر علاوہ محصول ڈاک یہ مترجم قرآن مجید مع تفسیر احمدی منگوالیں یہ ترجمہ حضرت خلیفہ ثانی کی اجازت سے شائع ہوا ہے اور حافظ روشن علی صاحب نے اسے اول سے آخر تک سنا ہے اور اسکی تصدیق کی ہے ملنے کا پتہ مہتمم کتبخانہ انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن تالاب ملہ

(راقم الحروف قادیان)

حضرت فضل عمر کی ایک بات پوری ہوئی

حضرت فضل عمر نے اپنے ۱۰ ستمبر کے خطبہ میں بڑی تحدی کے ساتھ جلال بھری آواز میں ممبر پر کھڑے ہوکر فرمایا تھا۔

"وہ کہتے ہیں ہم قسم سے بھاگتے ہیں۔ میں قسم سے نہیں بھاگتا۔ بلکہ مباہلہ کے لئے تیار ہوں × × × × × میں باوجود اپنی کمزوریوں کے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے ہی کامیاب کریگا۔ اور میں انکی بزدلیوں سے واقف ہوں اور خوب جانتا ہوں کہ وہ مقابلہ پر کبھی نہیں آئینگے بلکہ خرگوشوں کی طرح میرے مقابلہ سے بھاگ جائینگے اور بہانہ بناکر اس موت کے پیالے کو ٹالنا چاہینگے"

آخر وہی ہوا جو خدا کے پاک بندے نے فرمایا۔ اور یہ بڑی بڑی جائیدادوں والے اور مہر ہونے کے مدعی بہانہ بناکر اس موت کے پیالے کو ٹالنے لگے

اعلان ضروری

فاروق کا اگلا پرچہ مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۴ء مولوی محمد علی صاحب کے مایۂ ناز مضمون مندرجہ پیغام مورخہ ۵ اکتوبر کا مکمل جواب ہوگا۔ ناظرین کو معلوم ہی کہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں حلفیہ شہادت ادا فرماکر مباہلہ کیلئے پیغامیوں کو بلایا تھا اور اس لاجواب خطبہ کا جواب الصواب مہر پیام نے نہایت طول مگر فضول ۵ اکتوبر کے پیام جنگ میں لکھکر قادیان کے مہاجرین کے نام بنام ارسال فرمایا ہے اسلئے اسکا جواب الجواب جو قابل دید اور لائق شنید و مدلل و مفصل لکھا گیا ہے وہ بتمامہ فاروق کے اس نمبر میں نکلیگا بوجہ ضروری ہونیکے اس مضمون کا حامل ہوگا بعد ازاں چونتھا نمبر مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو انشاء اللہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائیگا ناظرین و بہی خواہان فاروق وصولی وی پی کیلئے تیار رہیں اور جو اسوقت وی پی وصول نہ کرسکیں وہ اطلاعدیں کہ کب انکے نام وی پی کیا جائے بغیر اطلاع اگر وی پی واپس کرینگے تو مستحق امداد فاروق کو نقصان پہنچا ہینگے جسکا ابھی یہ نونہال متحمل نہیں ہوسکتا پس جو خریداری نہ کرنا چاہیں وہ تیسرے پرچہ کی روانگی سے پہلے دفتر فاروق میں اطلاع کریں تاکہ انکو وی پی نہ کیا جائے ورنہ تین پرچے لینے کے بعد اگر وی پی واپس کیا تو اخلاقی گناہ کے مرتکب ہونگے جو شان احمدیت سے بعید ہے۔ (مینیجر فاروق)

اور جیسا کہ لکھا گیا خرگوشوں کی طرح مقابلہ سے بھاگ گئے فالحمد للہ الذی نصر عبدہ۔

ضروری اعلان

حضرت اقدس مسیح موعود ع کی بےنظیر کتاب منن الرحمٰن جس میں عربی کی ام الالسنہ ہونے پر بحث کی گئی ہے باضابطہ رجسٹری ہوچکی ہے کوئی شخص اسے کل یا اسکے کسی جزو کو چھاپنے کا مجاز نہ ہوگا۔ نیز اسکے تمام مطالب کا ترجمہ ترمیم اقتباس و التباس وغیرہ کے بھی جملہ حقوق محفوظ ہیں جو شخص ان حقوق میں کسی قسم کی مداخلت کریگا وہ اپنی خیانت کا قانوناً جوابدہ ہوگا یا اسے اس امر کا ثبوت دینا پڑیگا کہ اسنے اپنی شائع کردہ مطالب کو فلاں دوسری کتاب سے اخذ کیا ہے۔

المشتہر۔ مہتمم کتبخانہ حضرت مسیح موعود قادیان ضلع گورداسپور

اخبار عالم

۱۔ شملہ سے ۷ اکتوبر کا تار مظہر ہے کہ ۸ ماہ روان کو علی الصباح دیکھنے میں آیا کہ مہمندی قبائل کے لشکر مہ سے ورتار گائی تک ۸ میل کے محاذ میں نشیبی پہاڑیوں پر جمع ہوئے ہیں۔ انکی تمام جمعیت اندازہ ۹ ہزار تھی۔ چونکہ یہ مناسب سمجھا گیا کہ ہم حملہ کرنے میں غنیم پر سبقت لے جائیں اسلئے جنرل کیمبل نے جو اول ڈویژن کے کمان افسر تھے حملہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اور اسکے بعد جو کارروائی عمل میں آئی اس میں نہایت کامیابی حاصل ہوئی۔

۲۔ کانپور میں چرمی سامان بنانے کا ایک سرکاری مدرسہ یکم دسمبر کو کھلنے والا ہے۔ علاوہ ازیں صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ نے کانپور میں یکم ماہ حال سے ایک مرکزی تجارت گاہ قائم کی ہے جس سے ملکی صنعت و حرفت کو ترقی دینی مقصود ہے۔

۳۔ سیمن سنگھ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ جاتی ورہم گھوش ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی کلکتہ جو گذشتہ ماہ میں تبدیل ہوکر سیمن سنگھ میں مامور ہوئے تھے ۹ اکتوبر کی شام کو دھندلکے کے وقت گولی سے مار دئے گئے

۴۔ پیرس ۸ اکتوبر۔ اخبار "طان" رقمطراز ہے کہ ٹرکی بلغاریہ کے معاہدہ کے بعد ٹرکی میں یونانیوں پر اور بھی زیادہ سختیاں ہونے لگی ہیں یونانی زبان کی سب جگہ بندش کردیگئی ہے اور کئی جگہ یونانی باشندے قتل کردیئے گئے ہیں

۵۔ لنڈن ۹ اکتوبر۔ اتحادیوں کی ۳۲ ہزار فوج جس میں ۵ ہزار برطانی توپخانہ اور گولہ بارود سمیت خشکی پر اتر چکی ہے یونانی سرحد کی بلغاری فوج کو سروی سرحد کی طرف بڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ ۲۴ ہزار بلغاری فوج سے بھاگ گئے ہیں کیونکہ وہ روس کے خلاف لڑنے سے انکار کرتے تھے۔

۶۔ صوفیہ ۹ اکتوبر اتحادیوں کے نمائندے کل رات روانہ ہوگئے۔

۷۔ امسٹرڈم ۸ اکتوبر۔ آسٹروی اور جرمن سپاہ دریائے سیو کو دریائے وڑینا کے دہانہ اور آئن گیٹ کے درمیان عبور کرگئے

۸۔ شملہ ۹ اکتوبر۔ فرانسیسی سپاہ معتوحہ موقعوں پر قابض ہے روسیوں نے ڈونسک کے قریب کسی قدر میدان ماتھ سی دیدیا ہے مگر رفتہ رفتہ دیگر مقامات میں غنیم کے موقعوں پر قبضہ کررہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمزوری | سستی | کاہلی | قوّت | ہوا شہوانی | ضعف دل | خفقان | ضعف دماغ | دردِ سر

دردِ کمر | اعصاب ضعف | نزلہ | پچاس گولی

دوّار | نسیان | زکام | پچاس گولی

طاقت کا عجیب و غریب نسخہ اور ملک عرب کا ایک سربستہ راز

اکسیر البدن

صاحبان آجکل عام کمزوری کی جو شکایت ہے وہ کسی سے چھپی نہیں خصوصاً اہل علم اور اہل قلم لوگوں میں تو بہت ہی ہوں گے جو کسی نہ کسی رنگ میں دُکھی نہ ہوں اس کے اسباب عموماً کثرت فواحش کثرت سکرات۔ خلاف قدرت و فطرت عمل۔ کثرت مطالعہ ہیں میرے پاس ملک عرب کا ایک عجیب و غریب نسخہ ہے جس کو مَیں آپ ہی ترکیب دیکر تیار کرتا ہوں اور گولیوں کی صورت میں اس کو ان لوگوں کے لیئے پیش کرتا ہوں جو کسی قسم کی جسمانی کمزوری کے شاکی ہوں۔ ان گولیوں کا استعمال تمام خفتہ قوتوں کو بیدار کرتا ہے اور اعضائے رئیسہ خصوصاً قوائے تناسلہ اور نظام عصبی پر خاص اثر ڈالتا ہے۔ اختلاج قلب۔ دورانِ سر اور عام کمزوری کو دُور کرکے بدن میں چُستی و پھُرتی دل و دماغ میں اُمنگ اور ترنگ اور نشاط پیدا کرتا ہے جو لوگ دماغی کام کرتے ہیں وکیل ہوں یا ماسٹر۔ طالب علم ہوں یا محرّر غرضیکہ کوئی ہوں۔ وہ اگر ان گولیوں کو استعمال کرینگے تو خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے تھکان وغیرہ کی شکایت نہ ہوگی۔ یہ گولیاں تلافی مافات کرتی ہیں جو لوگ یہاں میرے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ مَیں اتھک محنت سے کام کیا کرتا ہوں میرے استعمال میں یہ گولیاں رہتی ہیں اور اور دوسرے معزّز احباب نے بھی ان کو آزما کر مفید اور مؤثر پایا ہے۔ پس اب مَیں فائدہ عام کے لیئے ان کو مشتہر کرتا ہوں پہلے پچاس گولیاں ایک سو روپیہ پر دیجاتی رہی ہیں اور اب صرف برائے نام ایک روپیہ پچاس گولیاں دفتر فاروق سے مل سکتی ہیں تاکہ ان کا استعمال عام ہو جائے۔ بعد میں اصلی قیمت پر فروخت ہوں گی جن لوگوں نے ان کا استعمال کیا ہے انکے سرٹیفکٹ درج کیئے جاتے ہیں:

المشتہر
سیّد عبدالمجی عرب مولوی فاضل : یہ گولیاں دفتر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور سے مل سکتی ہیں:

اور بہت سے آدمیوں نے تصدیق کی ہے مگر اس میں بطور سندات چند احباب کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اُٹھا سکیں: : :

(۱) جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر قادیان۔ ان کی تصدیق اخبار بدر میں موجود ہے۔

(۲) جناب حضرت مولوی سیّد سرور شاہ صاحب پروفیسر مدرسہ احمدیہ قادیان مَینے سیّد عبدالمجی صاحب عرب کی دوائی موسومہ اکسیر البدن بہت دفعہ استعمال کی ہے مَیں بطور شہادت کہتا ہوں کہ مَینے اس میں یہ خاص اور نہایت عجیب فائدہ دیکھا ہے کہ اس کے کھانے سے موجودہ تھکان رفع ہو جاتا ہے اور کھانے کے بعد زیادہ کام کرنے سے تھکان بالکل محسوس نہیں ہوتا مَینے اپنے وجود میں اُس کا یہ فائدہ یقینی طور پر بارہا تجربہ کیا۔ ۲۰۔ جنوری ۱۹۰۲ء

(۳) مولوی فاضل عبدالمجی صاحب عرب کی تیار کردہ جوب اکسیر البدن بہت مفید ہیں۔ تھکان۔ زکام۔ نزلہ۔ رفع ہو جاتا ہے اور طاقت ہضم میں بہت فائدہ مند ہیں حکیم عبدالرحمٰن کاغانی موجد کشتہ جریان۔ قادیان۔

(۴) میرے بچے سیّد عبدالمجی عرب کی جوب اکسیر البدن مفید ثابت ہوئیں۔
سیّد محمود عالم۔ قادیان۔

(۵) حکیم نظام جان ہزاروی حال تاجر نسخہ جات حضرت خلیفۃ المسیح اول قادیان۔ مَینے سیّد عبدالمجی عرب کی تیار کردہ اکسیر البدن کئی روز استعمال کیں ازحد مفید پائی ہیں۔ اسکی تعریف کوئی ایسی دسبھی جاوے کہ عام لوگ چرب زبان کی چھوٹی بات کو بڑی بات دیکھ مانتے ہیں اکسیر البدن مقوی معدہ اور اعضائے رئیسہ اور مقوی باہ ہے اور نہایت مجرّب ہے

(۶) حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی سند یافتہ از حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ مکرمی سیّد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۱۶ گولی کی ڈبیہ اکسیر البدن جو مَینے آپ سے خرید کیں انکو استعمال کیا آپ کی دوائی مفید ثابت ہوئی درحقیقت یہ گولیاں اکسیر الامراض ہیں مجھے امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا کیونکہ مجھے کئی امراض نے گھیر رکھا تھا۔ ان گولیوں میں یہ ایک بات نہایت ہی قابل تعریف ہے کہ بدن میں پھُرتی ہمّت اور چستی اور چالاکی پیدا کرتی ہیں جزو بدن ہونے میں سرور اور امنگ پیدا ہوتی ہے اور خستہ جسم کے لیئے روح حیات ہے

(۷) سیّد عبدالمجی عرب صاحب مولوی فاضل کی تیار کردہ جوب اکسیر البدن تھکان اور قوّت کے لیئے واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہیں: محمد شاہ

بار اوّل ۱۹۰۲ء حسب الحکم ایڈیٹر صاحب مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں الحاج قاسم علی پبلشر نے چھپوا کر شائع کیا۔